جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک

دین کا اہم شعبہ ہے

قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

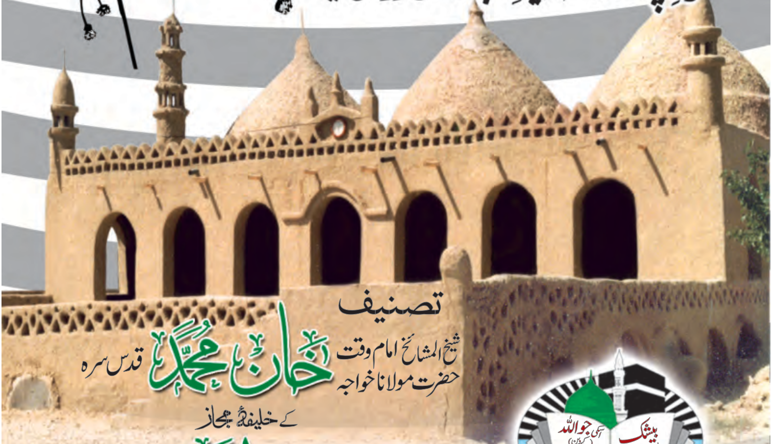

تصنیف

شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** قدس سرہ

کے خلیفۂ مجاز

پیر طریقت حضرت مولانا **مُحِبّ اللہ** صاحب مدظلہ العالی

خادم خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان

موبائل: 0302-3807299 0333-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM

جمعیت علماءِ اسلام کی سیاسی تحریک
دین کا اہم شعبہ ہے

قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

تصنیف بندۂ ناچیز **مُحِبُّ اللہ** عُفِیَ عَنہُ
(خادم) خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ
اور
مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ
نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان
موبائل: 0333-3807299 0302-3807299
WWW.MUHIBULLAH.COM

فہرست مضامین

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	سبب تصنیف	5
2	جمعیت علماء اسلام پاکستان کا منشور	7
3	دین کے پانچ شعبے	7
4	شعبہ نمبر 5: حکومت سنبھالنا (دین کی حفاظت دینی سیاست سے ہوتی ہے)	8
5	جمعیت علماءِ اسلام پاکستان علماء کی جماعت ہے اور علماء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ورثاء ہیں	9
6	ملک کی حکمرانی کرنا دین کا اہم شعبہ ہے یہ متقی علماء کی ذمہ داری ہے	11
7	حکمرانی کے اہل متقی علماء کرام ہیں، سات قوی دلائل کی روشنی میں	12
8	نوٹ: اگر سیاسی میدان میں حکومت سنبھالنا دین نہ ہوتا تو پھر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ حکومت چلانے کا کام کیوں لیتا؟	15
9	انسان کو شرم نہیں آتی کہ دین اسلام کے علاوہ غیر دین کو انتخاب کرتا ہے	16
10	اللہ تعالیٰ کے قانون کے مقابلے میں جاہل لوگوں کے قانون کی کیا حیثیت ہے	18
11	جمعیت علماء اسلام جو دینی تحریک چلا رہی ہے اگر کسی نے دنیوی مفادات کیوجہ سے اس تحریک کو ٹھکرایا۔ اس شخص کو عذاب الٰہی کا منتظر رہنا چاہیے	21
12	جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک سے دینی مراکز خانقاہیں و مدارس اور مساجد وغیرہ کی حفاظت ہوتی ہے	23

فہرست مضامین

نمبر شمار		صفحہ نمبر
13	جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک سے زمین میں مفسد لوگوں سے دفاع ہے	24
14	خصوصاً یہود ونصاری جو ہمارے ازلی دشمن ہیں	25
15	مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا ہدایت آموز واقعہ	26
16	جمعیت علماء اسلام سے مخالفت کرنے والے انتقام الٰہی کے مستحق ہیں	27
17	جمعیت علماء اسلام خصوصا اور عام علماء کی ذمہ داری کیا ہے	28
18	جمعیت علماء اسلام اپنی سیاسی تحریک سے دین کی ترقی کے لیے دین کی امداد کرتے ہیں	29
19	دین کی نصرت کرنے والوں کیساتھ، نصرت خداوندی کا وعدہ ہے	30
20	دین کی نصرت کرنے والوں سے دو وعدے ہیں	31
21	ولی اللہ کے ساتھ عداوت کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ ہے	32
22	جمعیت علماء اسلام پاکستان ہی اپنی سیاسی تحریک سے دین کی امداد کرنے والی جماعت ہے	32
23	جمعیت علماء اسلام پاکستان خدا تو نہیں کہ لوگوں سے بات منوالیں لیکن داعی تو ہیں	32
24	ختم نبوت لاہور کے کانفرنس میں ایک عجیب واقعہ	34
25	جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک کی اہمیت پر دو عجیب واقعات سے دلیل	35
26	بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ کی طرف سے جمعیت علماء اسلام پاکستان کے بارے میں خصوصاً اور علماءِ کرام کے لیے عموماً چند تجاویز پیش خدمت ہیں	36

فہرست مضامین

نمبر شمار		صفحہ نمبر
27	تجویز 1: مرکزی امیر ساتھیوں، کارکنوں اور علماء کا تزکیہ نفس کروائیں	36
28	تجویز 2: جمعیت علماء اسلام کے لیے اصلاحی اجتماعات منعقد کریں	38
29	تجویز 3: جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک میں صحیح نیت کی ضرورت ہے	39
30	تجویز 4: اس شخص کو منتخب کرنا چاہیے جو دیندار ہو اور اس سیٹ کا اہل ہو	40
31	تجویز 5: امارت ہو یا عہدہ، خود اپنی طلب سے اس کا طلب گار نہ ہو	41
32	تجویز 6: ثواب و برکات کا مل جانا صحیح نیت و صحیح خدمت سے ہوتا ہے	42
33	تجویز 7: اگر دین کی خدمت میں مشکلات پیش آئیں تو پریشانی کی بات نہیں	44
34	تجویز 8: جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک میں کبھی کبھار مشکلات آتی ہیں	45
35	تجویز 9: اگر لوگوں نے بات نہیں مانی تو اس سے پریشان نہیں ہونا چاہیے	47
36	ایک عجیب ہدایت آموز واقعہ	47
37	تجویز 10: مشکلات سے نجات اور رزق حاصل کرنے کا یقینی علاج	48
38	تجویز 11: اگر مشکل پیش آئے تو اس کا قرآنی علاج آیتِ کریمہ ہے	50
39	آیت کریمہ پڑھنے کا طریقہ	52
40	اشتہار واجب الاظہار	53
41	سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج	54

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حَامِدًا وَمُصَلِّیًا وَمُسَلِّمًا

سَبَبِ تَصۡنِیۡف

قائد جمعیت علماء اسلام پاکستان، عالم باعمل، صحیح وارثِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، مُحافظِ اُمتِ مسلمہ، راہبرِ شریعت وطریقت و سیاست، مفکرِ اسلام، قائد سیاستِ دینی و دنیوی، مدافع اَعداءِ الدین، کُفار ہوں یا اُن کے ایجنٹ، غم خوارِ خواص وعوام، المؤیّد بنصر من اللہ وفتح قریب، مولانا فضل الرحمٰن صاحب، اَدامَ اللّٰہُ فیوضہٗ وبرکاتہٗ وحَفِظَہ من کل شرّ و عدوّ وَاَیَّدَہٗ بنصرہ و وفّقہ لما یحب و یرضٰی واَدامَ اللّٰہُ تحریکاتہٗ و مساعیہ لنصرۃ الدین الیٰ یوم الدین تقبل اللّٰہُ منہ اقوالہ و افعالہ و مجاھدتہ و تحریکاتہ و نصرتہٗ للدین القیّم و دفاعہٗ، عن اعداء الاسلام والمسلمین حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ کو حکم دیا کہ جمعیت علماء اسلام کے منشور کے بارے میں ایک کتاب مرتب کریں جس میں جمعیت علماء اسلام کے منشور کا ثبوت قرآنِ پاک اور احادیث مبارکہ سے ثابت کیا جائے تاکہ اہل اسلام پر یہ واضح ہوجائے کہ جمعیت علماء اسلام کی تحریک صرف اور صرف سیاسی تحریک نہیں بلکہ ایسی سیاسی تحریک ہے کہ دین قیم کا اہم شعبہ ہے جس کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم چلاتے تھے اور خصوصاً آج کل دین اور دین کے مراکز کی حفاظت کفار اور کفار کے ایجنٹوں سے اسی سیاسی تحریک پر موقوف ہے۔ لہٰذا ایسی کتاب تالیف کریں کہ اس میں قرآن پاک اور احادیث مبارکہ سے وہ دلائل موجود ہوں جس سے واضح طور پر یہ پتہ چل جائے کہ جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک دین کا اہم شعبہ ہے جیسے دینی مدارس، دین کی معلومات کا شعبہ، تبلیغی جماعت، دین کی اشاعت کا شعبہ، خانقاہوں میں مرشدین کاملین سے اپنے آپ کو متقی بنانے کا شعبہ ہے، جہاد کفار سے دین کے دفاع کا شعبہ، جمعیت علماء

اسلام انتظامی امور شریعت کے مطابق چلانے کا اور کفار کے ایجنٹوں سے دین اور مملکت کی حفاظت کا شعبہ ہے۔ یہ سارے دین کے شعبے ہیں کون ان شعبوں کا انکار کر سکتا ہے؟ اور پہلے چار شعبے دین کے شعبے ہیں تو پانچواں جمعیت علماء اسلام پاکستان کیوں دین کا شعبہ نہیں ہے؟ بلکہ غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ دین کے چار شعبے جمعیت علماء اسلام کے سائے میں چلتے ہیں۔ اگر جمعیت علماء اسلام کے شعبہ کی نگرانی نہ ہو تو کفار کے ایجنٹوں سے نہ مدارس کی خیر ہو گی نہ تبلیغی جماعت کی، نہ خانقاہوں کی، نہ ڈاڑھیوں کی، نہ پگڑیوں وغیرہ کی جیسا کہ دیگر اسلامی ممالک میں نظر آتا ہے۔

لہٰذا بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ کو مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم نے حکم کیا کہ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے دین کے اہم شعبہ ہونے پر کتاب لکھی جائے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور میرے مرشد حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (کندیاں شریف والے) کی برکت سے اور قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی توجہات کی تاثیرات سے بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ کے قلم سے یہ کتاب وجود میں آ گئی۔ جس کا نام ہے

"جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک دین کا اہم شعبہ ہے قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں"۔

چھپوانے سے پہلے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم نے دو مرتبہ اس کو اول سے آخر تک پڑھا اور چھپوانے کا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی شایانِ شان قبولیت نصیب فرماوے اور بندہ ناچیز کے لئے اپنی رضامندی کا واسطہ بنادے اور اُمت کے لئے دنیا و آخرت کی کامیابی کا واسطہ بنادے، آمین۔

بندۂ ناچیز **محب اللہ** عفی عنہ

خادم مدرسہ و **خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ**

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان

موبائل: 0333-3807299   0302-3807299

6 رمضان المبارک 1444ھ

بمطابق 28 مارچ 2023ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ — وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَانَا وَوَفَّقَنَا لِلْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ بِبَعْثَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَاَوْرَثَ الْعُلَمَآءَ مِنْ اُمَّتِهٖ وِرَاثَةَ الْاَنْبِيَآءِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ وَمُوْرِثِ الْعُلَمَآءِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الَّذِيْنَ حَفِظُوا الدِّيْنَ بِجَمِيْعِ اَنْوَاعِهٖ مِنَ الدَّعْوَةِ وَالْجِهَادِ وَ الْعُلُوْمِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ وَالسَّلْطَنَةِ الَّتِىْ اَبْقَى اللّٰهُ الدِّيْنَ وَحَفِظَهٗ بِهٰذِهِ الْاَنْوَاعِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَعَمَّنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى اٰخِرِ الزَّمَانِ۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان کا منشور

اللہ تعالیٰ کی زمین پر	اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں	اللہ تعالیٰ کا نظام وقانون قائم کرنا

دین کے پانچ شعبے ہیں۔ **جمعیت علماء اسلام** کی سیاسی تحریک دین کے پانچ شعبوں میں سے بہت اہم اور قیمتی شعبہ ہے۔ دین کے باقی چار شعبے اسی کے زیرِ سایہ اور نگرانی میں چلتے ہیں، محفوظ رہتے ہیں اور کامیابی پاتے ہیں۔ سب کہو **سُبْحَانَ اللّٰہ**۔

دین کے پانچ شعبے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے دین کے پانچ شعبے چلے آرہے ہیں انہی شعبوں کے ذریعہ سے امت ہر جہت سے کامیاب ہوتی ہے۔ دین کے وہ پانچ شعبے یہ ہیں:

شعبہ نمبر 1 علم ظاہری

قرآن پاک زبانی سکھانا، قرآن پاک کے معانی سکھانا اور احادیث مبارکہ سکھانا، اس کا نام علم ظاہری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم ظاہری یعنی قرآن پاک زبانی، قرآن پاک کے معانی اور احادیث مبارکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سکھاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ ساری کی ساری حکمت ہی حکمت ہیں۔

شعبہ نمبر 2 تزکیہ نفس

اسی کا نام علم باطنی ہے اور یہ عمل والا بنانے کا کورس ہے یعنی تزکیہ نفس کا مطلب عمل کا کورس کرانا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تزکیہ نفس کراتے تھے جو وَيُزَكِّيهِمْ کے حکم کے تحت تھا۔

شعبہ نمبر 3 دعوت و تبلیغ چلانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین کی دعوت دیتے تھے اور دعوت کا حکم فرماتے تھے کہ حاضرین، غائبین کو دین کی طرف دعوت دیں۔

شعبہ نمبر 4 جہاد کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے تھے اور اس کا حکم فرماتے تھے۔

شعبہ نمبر 5 حکومت سنبھالنا | **دین کی حفاظت دینی سیاست سے ہوتی ہے**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حکومت سنبھالی تھی اور خلفاء راشدین نے حکومت سنبھالی تھی جو سیاسی امور کا میدان تھا۔

اندرون ملک اندرونی مخالفین دین اور کفر کے ایجنٹوں سے دین کی حفاظت دینی سیاست (جمعیت علماءِ اسلام کی تحریک) سے ہوتی ہے۔ اگر دینی سیاست نہ ہو تو مخالفین دین اور باطل وطاغوت کے ایجنٹوں سے نہ مدارس بچ سکتے ہیں، نہ مساجد، نہ خانقاہیں، نہ دینی ادارے، نہ

تبلیغی مراکز، نہ داڑھیاں، نہ پگڑیاں۔ اکثر بیرونی اسلامی ممالک میں یہی حال ہے۔ پاکستان میں اگر یہ سب کچھ بچا ہوا ہے تو **جمعیت علماءِ اسلام** کی سیاست کی وجہ سے بچا ہوا ہے۔ **جمعیت العلماء** کا یہ **منشور** ہے کہ زمین اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے، اس میں جتنے انسان ہیں وہ بھی اللہ کی مخلوق اور اسی کے بندے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنی زمین میں اپنی مخلوق اور بندوں میں اپنا قرآنی قانون چلانا چاہتے ہیں۔

قرآنی قانون: چونکہ ساری مخلوق کا مالک اور مَلِک (بادشاہ) اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ تمام مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے۔ **جمعیت علماءِ اسلام** کی یہی تحریک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس کی مخلوق اور بندوں میں یہی قرآنی قانون ہوگا۔ غیر کے قانون اور سربراہی کی اللہ تعالیٰ کے قانون اور سربراہی کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہے؟

پاکستان کے علاوہ اکثر اسلامی ممالک میں کفار کے اشارے سے کفار کے ایجنٹوں نے دین کے کاموں پر جو پابندیاں لگائی ہیں کوئی عالم ان کو دعوت نہیں دے سکتا اگر کسی عالم ربانی نے حکمرانوں کو دینی بات کی دعوت دے دی تو اس کو بہت بڑے نقصان کا خطرہ ہوتا ہے پاکستان واحد ملک ہے کہ اس میں اگر کفار کے اشارے سے کفار کے ایجنٹ دین کے خلاف کوئی قانون رائج کرنا چاہیں تو **جمعیت علماء اسلام** ان کے ساتھ بحث مباحثہ کرسکتی ہے دلائل اور قانون کی روشنی میں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دین کی حفاظت بھی ہوجائے گی اور امن وامان بھی قائم رہے گا اور علماء کرام کی حفاظت بھی رہے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ **جمعیت علماء اسلام** کی تحریک کی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد ونصرت فرمائے اور استقامت نصیب فرمائے۔ آمین

جمعیت علماءِ اسلام پاکستان علماء کی جماعت ہے اور علماء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ورثاء ہیں

وارث کے لیے دوشرط ہیں **1** علم ظاہری **2** تزکیہ نفس، ورنہ وارث نہیں ہے۔

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات شریف میں، مکتوب نمبر 298 میں فرماتے ہیں کہ: علماء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ورثاء ہیں اَلْعُلَمَآءُ وَرِثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ اس کی دلیل ہے۔ ورثاء اس وقت ہیں کہ جب علماء کے پاس علم ظاہری بھی ہو اور تزکیہ نفس بھی حاصل کیا ہو، کیونکہ وارث اس کو کہتے ہیں کہ مورث کے پاس جتنی جائیداد ہو، وارث ان کی ہر ہر چیز میں حصہ دار ہو۔ دکان، زمین، مکان، مارکیٹ، پگڑی، واسکٹ، چپل غرضیکہ ہر چیز میں حصہ دار ہو۔ اگر مورث کے مخصوص مال میں حصہ دار ہو تو اس کا نام اُدھار والا ہے یہ وارث نہیں کہلاتا۔

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خصوصاً ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو فن (کورس) تھے

1 یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ..... وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ○ **یعنی:** علم ظاہری۔

2 وَیُزَکِّیْھِمْ **یعنی:** تزکیہ نفس یعنی علم باطنی، عمل والا کورس

جو علماء وَرِثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ قرار دیے گئے ہیں وہی ہیں جنہوں نے دونوں فن حاصل کیے ہوں کیونکہ وارث اسی کو کہتے ہیں جو مورث کی ہر چیز میں حصہ دار ہو۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وارث بننا بہت اونچا مقام ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دین کے بارے میں اصل تھے۔ علماء کرام ان کے وارثین اور نائبین ہیں۔ مشکلات اُنہوں نے برداشت کیں، مکمل دین وہ لے کر آئے۔ علماء کے لیے صرف چوکیداری کی ضرورت ہے خصوصاً سیاسی میدان میں جتنی چستی اور بیداری سے چوکیداری کرتے ہیں اتنا ہی دین محفوظ ہوتا ہے۔ جتنے چوکیدار سست ہونگے تو دین کے چور ڈاکو اور کفار کے ایجنٹ زیادہ چوری کرتے ہیں ورنہ یہی مخالفین حسرت کے ساتھ مایوس ہو کر واپس چلے جاتے ہیں جیسا کہ ہم بار بار تجربہ کر چکے ہیں

نوٹ مذکورہ بیان سے پتہ چلا کہ دین کے پانچ شعبے ہیں جن کے ذریعے سے انسان

اپنے خالق و مالک و رازق اللہ تعالیٰ سے تعلق بنا سکتا ہے۔ جنت حاصل کرنے کا اور جہنم سے حفاظت پانے اور قبر کو جنت کا باغ بنانے کا یہی ذریعہ ہیں۔ نفس امارہ اور شیطان لعین سے بچنے کا اور بندوں کی بندگی سے بچنے کا یہی واسطہ ہے۔

ملک کی حکمرانی کرنا دین کا اہم شعبہ ہے یہ متقی علماء کی ذمہ داری ہے

متقی علماء کرام صحیح طریقے سے حکومت چلانے کے اہل ہیں۔

1 جاہل آدمی کو کیا پتہ ہے کہ یہ حق ہے یا ناحق، جائز ہے یا ناجائز۔ اپنے آپ کے خیر وشر کا پتہ بھی نہیں۔ دنیا و آخرت کی کامیابی اور ناکامی کا بھی پتہ نہیں ہے تو حکومت کرنے کے اہل بھلا کیسے ہو سکتے ہیں؟

2 فاسق و بے دین کو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی بھی پرواہ نہیں ہے تو مخلوق کے حقوق کی کیا پرواہ ہو گی۔ وہ اپنے آپ پر بھی ظلم کرتے ہیں، اپنی ذات کے بھی خیر خواہ نہیں ہیں تو قوم کی خیر خواہی کیا کریں گے اور ان کو کیا انصاف دلائیں گے۔

سمجھ داری کی بات

ایک آدمی نے مجھے کہا کہ آپ میرے لیے دعا کریں کہ میں ملک کا حکمران بن جاؤں پھر میں شرعی قانون نافذ کروں گا۔ وہ ڈاڑھی منڈواتا تھا، نماز بھی نہیں پڑھتا تھا تو میں نے اسے کہا: بھئی! سارے ملک پر شرعی قانون نافذ کرنا تھوڑا سا مشکل ہے پہلے اپنے پانچ فٹ کے جسم پر شرعی قانون نافذ کر لیں۔ جب یہ آسان کام نہیں کر سکتے تو سارے ملک کی صحیح حکمرانی کیسے کر سکتے ہو؟

نوٹ جو شخص پانچ فٹ کے جسم پر انصاف قائم نہیں کر سکتا وہ شخص سارے ملک پر انصاف کیسے قائم کر سکتا ہے؟ لہٰذا ملک کی حکمرانی کے لیے یا کسی چھوٹے عہدے اور منصب کے لیے علم اور تقویٰ والے کی ضرورت ہے۔

حکمرانی کے اہل متقی علماء کرام ہیں، سات قوی دلائل کی روشنی میں

دلیل نمبر 1 سیدنا آدم علیہ السلام خلیفہ تھے نبی اور متقی عالم تھے علم کی وجہ سے فرشتوں کے مسجود بنائے گئے اور خلافت وحکمرانی کے حق دار بنے ۔ ساری انسانیت میں اور سارے نبیوں میں، سارے حکمرانوں میں اول انسان ، اول نبی اور اول حکمران بن کر خلافت کی کرسی پر فائز ہوئے۔تقویٰ اور علم کی وجہ سے۔

دلیل نمبر 2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فخر الاولین والآخرین، سید المرسلین، خاتم النبیین اور بعد میں آنے والی ساری انسانیت کے نبی بھی ہیں اور وقت کے حکمران بھی تھے۔ مملکت کے سارے اختیارات آپ کے پاس تھے۔

دلیل نمبر 3 سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی بھی تھے اور عالم بھی تھے۔ چہار قسم کی بادشاہی ان کو ملی ہوئی تھی **1** ساری دنیا کے انسانوں کی **2** جنات کی **3** حیوانات کی **4** ہوا کی۔

دلیل نمبر 4 سیدنا داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت کے ساتھ ساتھ حکمرانی، حکمت اور علم سے نوازا گیا۔ سیدنا داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ۗ (سورہ بقرہ: آیت 251)

ترجمہ: اور دی انہیں اللہ تعالیٰ نے سلطنت اور حکمت اور سکھایا ان کو جو چاہا۔

دلیل نمبر 5 سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی تھے، منسٹر، وزیرِ خوراک بھی تھے۔

قرآنی فیصلہ ہے اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾

ترجمہ: مجھ کو مقرر کر ملک کے خزانوں پر نگہبان ہوں، خوب جاننے والا۔ (سورہ یوسف: 55)

یعنی: مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کردیں اور اس کی دلیل بھی بتائی کہ میں حفاظت وامانت

والا ہوں اور علم والا بھی۔ یعنی مجھے وزیرِ خزانہ مقرر کر دیجئے اس لئے کہ میں خیانت کرنے والوں میں سے نہیں ہوں اور علم بھی میرے پاس ہے۔ پتہ چلا کہ حکمرانی کے لئے امانت داری اور علم کی ضرورت ہے۔ خائن اور جاہل کیا کرسکتا ہے۔

دلیل نمبر 6 اللہ تعالیٰ نے طالوت رضی اللہ عنہ کو ان کی مملکت کے بارے میں فرمایا کہ

اِنَّ اللّٰہَ قَدۡ بَعَثَ لَکُمۡ طَالُوۡتَ مَلِکًا (سورہ بقرہ: آیت 247)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے مقرر فرما دیا طالوت کو تمہارے لیے بادشاہ۔

مخالفین نے پوچھا **اَنّٰی یَکُوۡنُ لَہُ الۡمُلۡکُ عَلَیۡنَا وَ نَحۡنُ اَحَقُّ بِالۡمُلۡکِ مِنۡہُ وَ لَمۡ یُؤۡتَ سَعَۃً مِّنَ الۡمَالِ** (سورہ بقرہ: آیت 247) **ترجمہ:** کیونکر ہوسکتی ہے اس کی حکومت ہم پر اور ہم زیادہ مستحق ہیں سلطنت کے اس سے، اور اس کو نہیں ملی کشائش مال میں۔

یعنی: مملکت کے لیے مالی وسعت ضروری ہے وہ تو آپ کے پاس نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا **اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰىہُ عَلَیۡکُمۡ وَ زَادَہٗ بَسۡطَۃً فِی الۡعِلۡمِ وَ الۡجِسۡمِ** **ترجمہ:** بے شک اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا اس کو تم پر اور زیادہ فراخی دی اس کو علم اور جسم میں (سورہ بقرہ: آیت 247)

یعنی: پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو منتخب فرمایا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ علمی وسعت اور جسمانی وسعت ان میں موجود ہے۔

نوٹ طالوت کو مملکت دیے جانے کی اہلیت میں واضح دلیل، علم میں زیادہ ہونا ہے۔

دلیل نمبر 7 انبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام کے بعد ساری انسانیت میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل تھے علم اور تقویٰ میں کیا بلند مقام رکھتے تھے اسی وجہ سے وہ سب ایمان والوں کے خلیفہ اول (حکمران اول) بنے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، اسی طرح کچھ عرصہ کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ امیر المومنین (حکمران) بنے۔

ان سارے دلائل سے پتہ چلا کہ سیاست کرنا، حکومت میں حصہ لینا، **ملک کا حکمران بننا بھی** دین کا حصہ وشعبہ ہے اس سے دین کی حفاظت ہوتی ہے، ترقی ملتی ہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا سب سے بڑا اور زبردست ذریعہ ہے جو کہ نیک لوگوں کی حکمرانی اور علماء کی رہبری سے ہی وجود میں آتا ہے ورنہ حقوق اللہ کا خیال نہ ہوگا اور نہ حقوق العباد کی خیر ہوگی۔

سمجھداری کی بات دین کے پانچ شعبے ہیں۔ **1** دینی معلومات جو مدارس سے ملتی ہیں **2** دینی اشاعت جو تبلیغ سے ہوتی ہے **3** دین کی حفاظت کفار سے، یہ جہاد کے ذریعے سے ہوتی ہے **4** بندے کا اپنے آپ کو بنانا یہ خانقاہ سے ہوتا ہے **5** دین کی حفاظت دینی سیاست (جمعیت علماءِ اسلام کی تحریک) سے ہوتی ہے۔

پہلے چاروں شعبے **جمعیت علماء اسلام** کی سیاسی تحریک کے زیر سایہ اور نگرانی ہی میں چل سکتے ہیں۔ اگر **جمعیت علماء اسلام** کی سیاسی تحریک نہ ہوتی تو دین کے ان چاروں شعبوں کی حالت وہی ہوگی جو دیگر اسلامی ممالک میں ہے کہ نہ مدارس صحیح طریقے سے چل رہے ہیں، دعوت وتبلیغ پر پابندی ہے، جہاد کا تو نام ونشان ہی نہیں ہے اور خانقاہی نظام نیست ونابود ہو چکا ہے۔تمام اسلامی ممالک میں تقریباً یہی حال ہے کیونکہ وہاں **جمعیت علماء اسلام** کی تحریک نہیں ہے اس لیے کفار اپنے ایجنٹوں سے وہاں دین پر بہت سی پابندیاں لگواتے ہیں۔ کفریہ ممالک تو درکنار، اسلامی ممالک میں بہت بری حالت ہے۔ وجہ صرف یہی ہے کہ پاکستان کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک میں **جمعیت علماء اسلام** جیسی سیاسی تحریک نہیں ہے کہ وہ حکمرانوں کو سمجھائیں اور سیاسی میدان میں ان کی صحیح راہنمائی کریں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جب کسی قوم یا ملک میں دین کی دعوت چلانے والے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی نصرت ان کے ساتھ شامل حال ہوتی ہے وہ مخالفین کے ارادوں کو پامال کرتے ہیں اور دینی آثار واقدار اور مراکز کو محفوظ کرتے ہیں۔ قرآنی فیصلہ ہے **اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ**

ترجمہ: اگر تم مدد کرو گے اللہ کی تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔ (سورہ محمد، آیت 7)

یعنی: اگر تم دین کی امداد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری امداد فرمائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کی مدد آ گئی تو پھر کون سا ایسا مسئلہ ہے جو حل نہ ہو گا لیکن دین کی امداد کرنے میں مشکلات آئیں گی، مشکلات میں ثابت قدمی کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں ثابت قدم رکھنا ہماری ذمہ داری ہے وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿٧﴾ (سورہ محمد: آیت 7) **ترجمہ:** اور جمادے گا تمہارے پاؤں۔ **یعنی:** ثابت قدمی اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے ایسا نہیں فرمایا وَتُثَبِّتُوْنَ اَقْدَامَكُمْ تم (خود) ثابت قدم رہو۔

> **نوٹ: اگر سیاسی میدان میں حکومت سنبھالنا دین نہ ہوتا تو پھر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ حکومت چلانے کا کام کیوں لیتا ؟**

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد دین ہی تو ہوتا ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے یا متقی علماء کرام کے ذریعے سے حکومت کو چلانا دین ہے اور دین کا ایک خاص اور کامیاب ترین شعبہ ہے جس سے دین کی ترقی اور حفاظت زبردست طریقے سے ہوتی ہے اگر سیاسی تحریک سے ساری حکومت ہاتھ میں نہیں آتی تو سیاسی تحریک یعنی **جمعیت علماء اسلام** حکومت کا حصہ تو آسانی سے بن سکتی ہے۔ یہ واضح ہے کہ اس سے مکمل شرعی نظام تو نہیں آ سکتا لیکن بے دینی کے لیے زبردست رکاوٹ تو بن سکتی ہے، دین کی مخالفت کھلم کھلا تو نہیں ہو گی۔ اور دین کے باقی چار شعبے بھی اس کی برکت سے محفوظ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ **جمعیت علماء اسلام** کو کامیابی، قبولیت اور مدد و نصرت نصیب فرمائے۔ آمین

نوٹ اگر **جمعیت علماء اسلام** کی سیاسی تحریک کے ذریعے، مرکزی حکومت یا صوبائی حکومت، متقی علماء کرام کے ہاتھوں میں آ گئی تو کتنی بڑی بات ہو گی، امت اور قوم کے لیے کتنی بڑی خیر خواہی اور کامیابی ہو گی۔ دینی، اسلامی اور معاشرتی کتنی ترقیات ہوں گی،

مخالفینِ دین واسلام اور کفار سے اور کفار کے ایجنٹوں سے حفاظت کتنی آسانی سے ہوگی، قوم کی آبادی اور جغرافیہ کی حفاظت بھی بخوبی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ **جمعیت علماء اسلام** کو صحیح طریقہ پر سیاسی تحریک میں کامیابی نصیب فرمائے اور ان کے منشور کو کامیاب فرمائے اور نصرتِ دین و حفاظتِ دین میں مسلمانوں کی امداد و خیر خواہی کی توفیق و نصرت فرمائے۔ آمین

انسان کو شرم نہیں آتی کہ دین اسلام کے علاوہ غیر دین کو انتخاب کرتا ہے

قرآن پاک میں ہے کہ **اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾** (سورہ آل عمران: آیت 83)

ترجمہ: اب کوئی اور دین ڈھونڈتے ہیں سوا دین اللہ کے اور اسی کے حکم میں ہے جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے خوشی سے یا لاچاری سے، اور اسی کی طرف سب لوٹائے جاویں گے۔

یعنی: انسان کو شرم نہیں آتی کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے سوا اور طریقہ اختیار کرتا ہے اس کے باوجود کہ آسمانی مخلوق اور زمینی مخلوق ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابع دار ہے سورج ہو یا چاند ستارے یا فرشتے، بادل ہو بارش، حیوانات ہوں یا نباتات، جمادات ہوں یا مائعات وغیرہ، ایک منٹ کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے جس کام کے لیے مقرر ہیں سو فیصد تابعدار رہتے ہیں انسان کو کیا ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو چھوڑ کر اور طریقہ اختیار کرتا ہے **وَاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾** **ترجمہ:** اور اسی کی طرف سب لوٹائے جاویں گے، میں ایک عجیب بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان جب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے موت کے ذریعے سے، اس تابعداری میں اس کو لامتناہی جنت ملتی ہے اور نافرمانی میں جہنم ملے گی۔ یعنی انسان کو جنت کا لالچ بھی دیا ہے اور جہنم کی دھمکی بھی دی۔ انسان کے علاوہ اور مخلوقات کو نہ جنت کا لالچ ہے اور نہ جہنم کا ڈر۔ پھر بھی وہ سو فیصد تابعداری کرتی ہیں۔

انسان جنت کے لالچ کے باوجود اور جہنم کے ڈر کے باوجود اللہ تعالیٰ کی تابعداری میں نخرے کرتا ہے۔ ایسی بے وقوفی، کم عقلی اور اپنے آپ پر ظلم کیوں کرتا ہے؟ شرم کرنی چاہیے موت کے بعد پتہ چلے گا پھر کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سمجھ نصیب فرمائے، آمین اور اس کے لیے بھی جس نے آمین کہا۔

نوٹ **جمعیت علماء اسلام کا منشور یہ ہے:** اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ کا نظام۔ لہٰذا ان حضرات کے لئے یہی ہونا چاہیئے کہ ملک میں شرعی قانون جاری کریں تاکہ دین اسلام کے قانون کو چھوڑ کر غیر شرعی قانون کو رائج نہ کیا جائے۔ اس کے باوجود کہ ساری مخلوقات آسمان میں ہوں یا زمین میں ہوں سب کے سب اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابعدار ہیں اس کے باوجود کہ ان کو اس تابعداری میں جنت یا نافرمانی میں جہنم نہیں ملے گی۔ انسان کو کیا ہوا کہ شرعی قانون کو چھوڑ کر غیر کے قانون کو جاری کرنا چاہتا ہے۔ اس کے باوجود کہ جب موت آئے گی تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوگا، تابعداری پر جنت اور نافرمانی پر جہنم ملے گی۔ تو انسان کے لیے بہت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کا پابند رہے۔ جب موت آ گئی تو اسی کے ذریعے جنت ملے گی اور جہنم سے حفاظت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سمجھ نصیب فرمائے، آمین۔

حاصل یہ ہے کہ ساری قوم سے عموماً سیاسی لیڈروں سے اور علماء کرام سے خصوصاً عرض ہے کہ **جمعیت علماء اسلام** کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ تعاون کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کو جاری کرنا اور اسی کی طرف دعوت دینا صرف اور صرف **جمعیت علماء اسلام** کی سیاسی تحریک سے ہوتا ہے۔ اگر خدانخواستہ اسکی مخالفت کریں گے تو ساری مخلوق آسمانی و زمینی تابعداری میں مصروف ہیں اور تم مخالفت میں لگے ہوئے ہو پھر تمہارا کیا بنے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کو تابعدار بنادیں۔

پاکستان میں جتنی سیاسی پارٹیاں ہیں وہ قرآنی قانون نہیں چاہتیں بلکہ اپنے منشور پر نظر کرتی ہیں۔صرف **جمعیت علماء اسلام** والے قرآنی قانون کو جاری کرنے کے طلبگار ہیں اور تحریک چلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کامیابی نصیب کرے،آمین۔

اللہ تعالیٰ کے قانون کے مقابلے میں جاہل لوگوں کے قانون کی کیا حیثیت ہے

قرآن پاک میں ہے اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ (سورۃ مائدہ: آیت نمبر50) **ترجمہ:** کیا یہ زمانہ جاہلیت کے حکم کے خواہش مند ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ سے اچھا حکم کس کا ہے۔

یعنی: اللہ تعالیٰ نے قرآنی حکم وقانون فرمایا ہے اس کے مقابلے میں لوگ جاہل لوگوں کے حکم وقانون کو کیوں ترجیح دیتے ہیں۔یہ کیا بے وقوفی اور کم عقلی ہے۔

اللہ تعالیٰ جو ہمارے خالق مالک خبیر وبصیر ہیں،ساری انسانیت کی خیر خواہی دنیا وآخرت کے فائدے وکامیابی کا اسی ذات کو پتہ ہوتا ہے کہ ان کے لئے کیا حکم وقانون مناسب ہیں۔ جاہلوں کو اپنے آپ کا پتہ نہیں،اپنی خیر خواہی کا کوئی علم نہیں تو ساری انسانیت کی کیا راہنمائی کر سکتے ہیں؟ تاکہ اس رہنمائی سے ان کے لئے کوئی قانون مقرر کر دیں کہ اس قانون سے ساری مملکت کو چلائیں مردوں میں، خواتین میں، معاشرے میں بھی ،معاملات میں ، تعلیمات میں بھی، اعمال وعبادات میں ،عہدہ داروں میں بھی ،قوم وعوام میں بھی۔لیکن یہ بات ایمان ویقین والوں کو ہی سمجھ آتی ہے کافر کو کیا سمجھ آتی ہے، کافر کی کیا عقل ہوگی۔وہ پیسے، دوکان، مکان، بنگلہ، باغ، بیوی، بچے، کاروبار وغیرہ کو خوب جانتا ہے لیکن ان چیزوں کے خالق کو نہیں جانتا۔ اپنے آپ کو جانتا ہے اپنے خالق کو نہیں جانتا۔صرف دنیا کو جانتا ہے دنیا کے خالق کو نہیں جانتا۔یہ کیا عقل ہے؟ خالق ومالک اللہ تعالیٰ کی پہچان یقین والوں کا کام ہے۔یہ ایمان والوں کا کام ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح عقل ودانش یقین وایمان

کامل نصیب فرمادیں، آمین اوراس کے لئے جس نے آمین کہا۔
جمعیت علماء اسلام کی تحریک ومنشور بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ کا نظام وقانون جاری کرنا۔
جمعیت علماء اسلام پاکستان میں وہی سیاسی تحریک ہے کہ مخالفین بھی مانتے ہیں کہ حق چلانے والی ظالم کوظلم سے ہٹانے والی، مظلوم کیساتھ تعاون کرنے والی، حق دار کوحق پہنچانے والی، جغرافیائی حدود کی حفاظت کرنے والی، عزت وآبرو کی حفاظت کرنے والی، کفار سے اور کفار کے ایجنٹوں سے پاکستان کی حفاظت کرنے والی، بغیر لالچ کے نہ ان میں کرسی کی لالچ ہے نہ جائیداد کی لالچ ہے۔ اسکے علاوہ جتنی سیاسی تحریکات ہیں اور لیڈر وعہدہ دار ہیں اپنی مفاد پرستی کے عیب سے عیب دار ہیں۔ جتنے لوگ اسکوووٹ دیتے ہیں وہ دنیا کی مفاد پرستی پر دیتے ہیں۔ دین کی، شرعی قانون کی، آخرت کی اور اللہ تعالیٰ کوراضی کرنے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔ لہذا **جمعیت علماء اسلام** کی تحریک ایک دینی تحریک ہے اور دین کا اہم شعبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کوراضی کرنے کے لیے، آخرت کو بنانے کے لیے، جنت حاصل کرنے کے لیے، قبر جنت کا باغ بنانے کے لیے اور جہنم سے حفاظت کے لیے یہ تحریک ومحنت چل رہی ہے۔ یہ دین کا حصہ نہیں تواور کیا ہے۔
اور بعض ممالک میں اگرچہ اسلامی ملک ہیں اور عرب ممالک میں **جمعیت علماء اسلام** کی سیاسی تحریک نہ ہونے کی وجہ سے کفریہ ممالک کوراضی کرنے کے لیے دین کے بعض کاموں پر پابندی لگائی ہے، تبلیغ پر پابندی ہے۔ مسجد کا امام وخطیب اپنے اختیار سے دین کی دعوت نہیں چلاسکتا، مدرسہ یا مسجد اپنے اختیار سے نہیں بنا سکتا۔ ہرانسان اپنے آپ کوسنت کے مطابق بنانے کا اختیار نہیں رکھتا۔ بلکہ کفار کے اشارے سے اسلامی ممالک میں غیر اسلامی قانون جاری ہوتے ہیں۔ کوئی عالم یا مرشد کامل یا تبلیغی یا ملک کی کوئی معزز شخصیت یا عوام میں کوئی دعوت یا بات کرنے کی جرات وہمت نہیں ہے ورنہ اسکی خیر نہیں ہوگی۔ ملک پر کفار

نے اپنے ایجنٹوں کو مقرر کیا ہے جو کروانا چاہتا ہے کرواسکتا ہے کہ کوئی اسکی مخالفت نہیں کرسکتا۔ پاکستان میں **جمعیت علماء اسلام** کی سیاسی تحریک کی برکت ہے کفریہ **ممالک** نے اپنے ایجنٹوں سے بہت زور لگوایا ہے کہ مدارس پر پابندیاں لگادیں اور اپنی تحویل میں لے لیں۔ مساجد، دینی مراکز دینی تحریکات پر دینی افراد واشخاص پر وغیرہ وغیرہ پابندیاں لگادیں اور بے دینی کے مراکز اور بے حیائی اور بے پردگی کو عام کردیں نااہل افراد کو آگے لے آئیں۔ جغرافیہ اور قوم اور وطن کو تقسیم کرادیں لیکن جمعیت کی برکت سے انکی ہر خواہش پوری نہیں ہوتی ہے۔کوشش بہت کرتے ہیں لیکن ناکام ہوتے ہیں۔

جمعیت علماء اسلام کی تحریک کیساتھ قرآنی وعدہ ہے کہ وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ (سورہ حج: آیت 40) **ترجمہ:** اور اللہ ضرور مدد کرے گا اس کی جو مدد کرے گا اس کی۔

یعنی: جو دین کی امداد کرتا ہے اللہ تعالیٰ انکی ضرور بالضرور امداد فرمائینگے۔ جمعیت والے اپنی قدرت کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت ورحمت وقوت وغلبہ کے مطابق مدد فرماتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے متصل فرمایا ہے إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٤٠﴾ (سورہ حج، آیت 40) **ترجمہ:** بے شک اللہ زبردست ہے زور والا۔ عجیب بات ہے کہ جس کیساتھ اپنے خالق مالک اللہ تعالیٰ کی امداد شامل ہو۔ پھر کون اس پر غالب آسکتا ہے بلکہ وہ غالب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ (سورہ یوسف، آیت 21) **ترجمہ:** اور اللہ طاقتور رہتا ہے اپنے کام میں۔ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ (سورہ حج، آیت 39)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔

نوٹ دین کے پانچ شعبے ہیں **1** مدارس **2** خانقاہ **3** تبلیغ **4** جہاد **5** دینی سیاست۔ آخری شعبہ یعنی دینی سیاست کے زیر سایہ پہلے چاروں شعبے محفوظ ہیں اور آج تک چل رہے ہیں۔ اگر **جمعیت علما اسلام** کی تحریک نہ ہو تو کفریہ ممالک اپنے ایجنٹوں سے نہ مدارس کو صحیح طریقہ پر چھوڑتے ہیں نہ خانقاہ کو نہ تبلیغی سلسلہ کو نہ جہاد کو جیسا آج پاکستان کے

علاوہ اسلامی اور عربی مما لک میں یہ تنزل اور خرابی اور نقصان نظر آتا ہے۔ پاکستان عربی مما لک سے افضل نہیں ہے لیکن جمعیت کی برکت سے ساری دنیا میں دینی کاوشیں اور برکات نمایاں نظر آتی ہیں۔ پاکستان میں دین کے سارے شعبے صحیح طریقہ پر محفوظ ہیں اور چل رہے ہیں۔ یہ جمعیت کا گھنا سایہ نہیں تو اور کیا ہے اللہ تعالیٰ اور ترقی نصیب کریں آمین۔

جمعیت علماء اسلام جو دینی تحریک چلا رہی ہے اگر کسی نے دنیوی مفادات کیوجہ سے اس تحریک کو ٹھکرایا۔ اس شخص کو عذاب الٰہی کا منتظر رہنا چاہیے کہ کب عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا

قرآنی فیصلہ ہے **قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٤﴾** (سورہ توبہ، آیت 24)

ترجمہ: تو کہہ دے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو، تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں لڑنے سے تو انتظار کرو یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم اور اللہ راستہ نہیں دکھاتا نافرمان لوگوں کو۔

یعنی: کبھی انسان اللہ تعالیٰ کے حکم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طریقہ یا جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ دیتے ہیں باپ کی خاطر یا بیٹے بھائی بیوی کی خاطر یا رشتہ داری یا مالی لالچ کا چکر ہو یا تجارت میں خلل کا ڈر ہو، یا محبوب رہائش گاہ جس میں رہائش پسند ہو کی خاطر۔ پھر ایسے انسان کے لیے اللہ تعالیٰ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا منتظر رہے کیونکہ

انہوں نے بہت برا کام کیا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت اور جہاد فی سبیل اللہ کی محبت کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ مخلوق کی محبت مقدم کر دی اور مخلوق کو اپنے خالق مالک رازق مولیٰ پر ترجیح دی۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چھوڑ دیا عاجز اور فانی مخلوق کو سینے سے لگایا۔

ایسا انسان عذاب کا مستحق (حقدار) نہ ہوگا تو اور کون ہوگا۔ یہی انسان اللہ کی طرف سے عذاب آنے کے انتظار میں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنی اعلان سے اطلاع دی ہے کہ وہ میرے عذاب کے منتظر رہیں۔ اگر عذاب جلدی نہیں آتا تو اس سے مغرور نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ انتظار میں رہے عذاب ضرور بالضرور ملے گا۔

نوٹ جب **جمعیت علماء اسلام** کی طرف سے کوئی نمائندہ انتخابات میں قومی یا صوبائی اسمبلی وغیرہ کے لیے مقرر ہوتا ہے تو اسی کو کامیاب بنانے کے لیے انتخابی مہم چلاتے ہیں تو جو شخص اس کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے اسی سیٹ کے لیے اپنے آپکو نامزد کرتا ہے یا عوام الناس اسی جمعیت کے منتخب شدہ امیدوار کے بجائے مدمقابل کو اگر ووٹ دیتے ہیں تو دونوں صورتوں میں حق والے کا مقابلہ ہوتا ہے اور حق کو شکست دے کر ناحق کو کامیاب بناتا ہے۔ دین کو پس پشت ڈال کر دنیا کو آباد کرتا ہے۔ رشتہ دار کو یا دنیا کی مفاد پرستی یا عزت پرستی یا منصب کرسی کو ترجیح دے کر **جمعیت علما اسلام** کو مغلوب کرنا شکست دینا نا کام بنانا ہی ہے۔ دین کی خیر خواہی کے بجائے دنیا کے مفاد کو حاصل کرنا عذاب الہیٰ کو دعوت دینا ہے۔ اس شخص کو عذاب الہیٰ کا منتظر رہنا چاہیے، قرآن پاک کی مذکورہ آیت کی روشنی میں۔

یعنی: ایسے شخص پر تعجب ہے، حیرانی ہے کہ یہ کتنا دلیر ہے کہ عذاب الہیٰ کے مقابلے کے لیے تیار رہے۔ عقل سے کام لینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ **جمعیت علماء اسلام** کو اور انکی سیاسی تحریک کو صحیح طریقہ سے چلانے کی توفیق نصیب فرما دیں۔ ہم سب کو ان کیساتھ تعاون کرنے کی توفیق نصیب کریں، آمین اور اس کے لیے جس نے امین کہا۔

جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک سے
دینی مراکز خانقاہیں و مدارس اور مساجد وغیرہ کی حفاظت ہوتی ہے

قرآنی فیصلہ ہے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ (سورہ حج: آیت 40)

ترجمہ: اور اگر نہ ہٹایا کرتا اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک کو دوسرے سے تو ڈھائے جاتے تکیے (خلوت خانے) اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں اور جن میں نام پڑھا جاتا ہے اللہ کا بہت اور اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو مدد کرے گا اس کی بے شک اللہ تعالیٰ زبردست ہے زور والا۔

یعنی: اللہ نے ترتیب رکھی ہے کہ بعض بے دین نافرمان فساد کرنے والوں سے دفاع کراتا ہوں، بعض دیندار نیک لوگوں کے ذریعے سے۔ اگر اللہ تعالیٰ یہ دفاع نہ کریں تو دینی مراکز عبادت خانے خانقاہیں مدارس و مساجد نیست و نابود ہوجائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے نیک لوگوں کو پیدا کیا ہے اور کرتا رہے گا کہ بے دین اور فساد کرنے والوں سے دفاع کرتے ہیں اور دینی مراکز کو بچاتے ہیں۔ لیکن اس کے لیے شرط ہے، اگر شرط موجود ہے تو دفاع کراتا ہے ورنہ پھر دفاع کا وعدہ نہیں ہے، شرط آیت کے آخر میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ **یعنی:** شرط یہ ہے کہ کوئی دین کی نصرت کرنے والا ہوگا، جب دین کی نصرت والا کوئی ملے گا پھر اللہ تعالیٰ انکی ضرور بالضرور مدد فرمائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ قوت والی اور غلبے والی ذات ہے، اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾

حاصل یہ ہے کہ جمعیت علماء اسلام پاکستان اپنی سیاسی تحریک سے دینی مراکز، مدارس، خانقاہیں، مساجد، تبلیغی مراکز اور دینی تحریکات کی حفاظت کرتی ہے۔

ملک میں بے دینی اور بد عملی سے کفریہ مما لک یہود و نصاریٰ کے جو غلط ارادے اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ سے ملک پاکستان میں جاری کرنا چاہتے ہیں ، جمعیت ان سے حفاظت کرتی ہے اور دین و ملک و عوام الناس کی خیر خواہی کے لیے شب و روز مصروف رہتی ہیں ۔

یہ وہی حضرات ہیں کہ دین کی نصرت و مدد کرنے والے ہیں ۔ یہ بات مخالفین بھی مانتے ہیں کہ **جمعیت علماء اسلام پاکستان** وہی حضرات ہیں کہ ان کے بارے میں قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں سے بعضوں کا دفاع فرماتا ہے، یہ **جمعیت علماء اسلام** پر ہی صادق ہوتا ہے۔ اگر انہی لوگوں پر صادق نہیں ہوتا ہے تو پھر سیاسی میدان میں کس پر صادق ہوتا ہے؟

اس کے علاوہ اور اسلامی مما لک میں یہ مراکز اور دینی تحریکات دینی شعائر محفوظ نہیں ہیں۔ بعض اسلامی مما لک میں تبلیغ پر پابندی ہے، علماء کرام اپنے اختیار سے تبلیغ و مسجد و مدرسہ نہیں چلا سکتے ہیں، اپنے اختیار سے تقریر، بیان نہیں کرسکتے۔ اپنی ذات میں سنت کا نقشہ نہیں رکھ سکتے۔ **اسکی وجہ کیا ہے** ؟ وجہ یہی ہے کہ اس میں **جمعیت علماء اسلام** کی سیاسی تحریک نہیں ہے۔ دین کے نصرت کرنے والے نہیں ہے۔ جب دین کی نصرت کرنے والے نہ ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی نہیں آتی جیسے آیت کے آخر میں یہ شرط لگائی گئی تھی ۔ اللہ تعالیٰ **جمعیت علماء اسلام** کو صحیح نصرت دین والے بنادے اور ان کی نصرت فرمادے، آمین ۔

جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک سے زمین میں مفسد لوگوں سے دفاع ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآنی فیصلہ ہے **وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٥١﴾**

ترجمہ: اور اگر نہ ہوتا دفع کرادینا اللہ تعالیٰ کا ایک کو دوسرے سے تو خراب ہوجاتا ملک، لیکن اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے جہان کے لوگوں پر۔ (سورہ بقرہ:251)

یعنی: اللہ تعالیٰ نے معاشرے میں ترتیب رکھی ہے کہ مفسد لوگ شیطان اور نفس امارہ کی شرارت سے فساد پھیلاتے ہیں، اپنے مقاصد اور خواہشات نفسانی پوری کرنا چاہتے ہیں۔ اسی سے زمین میں بدنظمی، بے حیائی، بدعملی، بے عزتی، حرام خوری، اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کی خلاف ورزی شروع ہوجاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو تیار کرتا ہے۔ ان ہی کے ذریعے سے فتنہ وفساد کرنے والوں سے دفاع کراتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں فساد کرنے والوں سے دفاع ہو جائے۔ اور فساد کرنے والے ناکام اور ذلیل ومغلوب ہوجائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے دنیا پر ورنہ کیسا فساد ہوتا اور کیا بُری حالت ہوتی اور کتنی بدامنی اور ضلالت ہوتی۔

بندہ ناچیز علی وجہ البصیرۃ کہتا ہے کہ آجکل پاکستان میں یہی آیت **جمعیت علماء اسلام** پر صادق آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ **جمعیت علماء اسلام** کی تحریک سے ہی حفاظت وامن وامان جو پاکستان میں چلا رہا ہے۔ اسی تحریک کی برکت سے مخالفین ایسے ڈرتے ہیں جیسے بیدار، حساس، حوصلہ دار چوکیدار سے چور ڈرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ورنہ ہمارا ملک پاکستان کفریہ ممالک کی شرارتوں سے درہم برہم ہوجاتا۔

خصوصاً یہود ونصاریٰ جو ہمارے ازلی دشمن ہیں

یہود ونصاریٰ کے شر سے پناہ مانگنے کا ہر نماز میں ہمیں حکم ہے بلکہ ہر رکعت میں الحمدللہ شریف پڑھنے کا حکم ہے۔ اسی میں ایک دُعا کا حکم ہے۔ دوسری آیت میں پناہ کا حکم ہے۔ دُعا یہ ہے

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

ترجمہ: بتلا ہم کو راہ سیدھی، راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے فضل فرمایا۔

یعنی: اے اللہ ہمیں نیک لوگوں کے سیدھے راستے کی ہدایت نصیب فرما جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا راستہ، صدیقین، شہداء اور صالحین کا راستہ۔ دوسری چیز سے پناہ مانگی ہے وہ یہ کہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

ترجمہ: نہ رستہ ان لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا اور نہ ان لوگوں کا جو رستہ سے گم ہوگئے۔ **یعنی:** یہود و نصاری کے راستے سے بچادے۔ ہر نماز میں ہر رکعت میں یہ دو مطالبے ہیں۔ مشرکین سے یا دھریوں وغیرہ سے پناہ کا حکم نہیں ہے۔ تو اس سے پتہ چلا کہ یہود و نصاری ہمارے لئے زیادہ نقصان دہ دشمن ہیں۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمادے۔ آمین۔

یہود و نصاری کی شرارتوں سے فریبوں اور تدبیروں سے سیاسی میدان میں حفاظت صرف اور صرف **جمعیت علماء اسلام** کی سیاسی تحریک سے ہوتی ہے اور انکی مکاریوں اور چالاکیوں سے یہی حضرات باخبر ہیں اور انکے علاج کے ماہر ہیں۔ یہی بات مخالفین بھی مانتے ہیں۔ ان حضرات کیساتھ تعاون عوام وخواص سب پر ضروری ہے ورنہ یہود و نصاری ہمارے اسلامی ممالک میں جو فساد اور بدنظمی، بے دینی، بے حیائی، بداخلاقی، بدامنی، دین سے دوری وغیرہ وغیرہ جو پھیلایا ہے ملک پاکستان میں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اگر **جمعیت علماء اسلام** کیساتھ ہم تعاون نہیں کرتے تو ہماری بھی یہی حالت ہوگی دیگر اسلامی ممالک کی طرح اللہ تعالیٰ یہود و نصاری کی شرارتوں سے ہم سب کی حفاظت فرمادیں آمین۔

مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا ہدایت آموز واقعہ:

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ستائیس سال سیاست کی اس کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو مقصد کے لیے پیدا کیا ہے۔ **1** اپنی معرفت کے لیے **2** اپنے تعلق کے لیے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت مدارس سے ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا تعلق خانقاہ سے ملتا ہے دونوں کے لیے بہت بڑی رکاوٹ انگریز تھا۔ انگریز یہ نہیں چاہتا تھا کہ مدارس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی معرفت مخلوق کو ملے اور اسی طرح خانقاہ سے اللہ تعالیٰ کا تعلق لوگوں کو ملے۔ میں نے ستائیس سال سیاسی تحریک چلا کر اس میں کامیابی حاصل کی اور انگریز ہمارے برصغیر سے نکل گیا جو ہمارے لیے بڑی رکاوٹ تھا اب میں موت تک سیاست کا نام نہیں لوں گا کیونکہ اس کی ضرورت ختم ہوگئی۔ اب موت تک دو کاموں میں محنت

کروں گا **1** لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت مدرسے کے ذریعے سے کراؤں گا **2** اللہ تعالیٰ کا تعلق خانقاہ کے ذریعے سے تزکیہ نفس کرانے سے بناؤں گا۔ پھر حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ آخری عمر تک انہی دو کاموں کو چلاتے رہے: **علمِ ظاہری اور علمِ باطنی یعنی تزکیہ نفس۔**

جمعیت علماء اسلام سے مخالفت کرنے والے انتقام الٰہی کے مستحق ہیں

قرآنی فیصلہ ہے **اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝۲۲** (سورۃ السجدہ : آیت 22)

ترجمہ: ہم گنہگاروں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں۔ **یعنی:** گناہ ہگار لوگوں سے دنیا ہی میں انتقام اور بدلہ لیتا ہوں آخرت تک یہ انتقام موخر نہیں کرتا۔

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے معارف القران جلد 7 صفحہ 71 میں لکھا ہے کہ بعض روایات حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تین گناہ ایسے ہیں کہ ان کی سزا آخرت سے پہلے دنیا میں بھی ملتی ہے **1** حق کے خلاف جھنڈوں اور نعروں کیساتھ اعلانیہ کوشش کرنا **2** والدین کی نافرمانی **3** ظالم کی امداد کرنا (رواہ ابن جریر عن معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ۔ معارف القران جلد 7 صفحہ 71)

نوٹ **جمعیت علماء اسلام کی تحریک میں جو شخص قومی یا صوبائی اسمبلی کا امیدوار ہو اسکی مخالفت نہیں کرنی چاہیے** کہ جمعیت کے نامزد امیدوار کے خلاف کسی اور سیاسی پارٹی سے یا آزاد امیدوار مقابلے میں کھڑا ہو جائے یا عوام الناس جمعیت کے خلاف مقابل کو ووٹ دیتے ہیں یا مخالف کیساتھ تعاون کرتے ہیں یا تحریک (ورک) چلاتے ہیں۔ تعاون کسی بھی صورت میں ہو یہ حق کا مقابلہ ہوتا ہے جھنڈوں اور نعروں سے۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو وہی لوگ عذاب الٰہی میں مبتلا ہونے کے مستحق ہوں گے۔ مذکورہ آیت کی دلیل سے کیونکہ سارے پاکستان میں دین اسلام کی ترقی کے لیے اور جماعتوں میں سے صرف **جمعیت علماء**

اسلام ہی وہ سیاسی جماعت ہے کہ حق کو غالب کرنے کے لیے، دین اسلام کی حفاظت کے لیے، قوم اور وطن کی حفاظت کے لیے خصوصاً یہود و نصاریٰ کی شرارتوں سے حفاظت کے لیے شب و روز مصروف العمل ہیں۔ منصب کرسی اور ذاتی مفاد کی لالچ سے خالی ہیں۔

جمعیت علماء اسلام کا یہ کردار اور طریقہ کار مخالفین بھی مانتے ہیں کہ سارے پاکستان میں **جمعیت علماء اسلام** ہی وہ واحد سیاسی تحریک ہے کہ مفاد پرستی سے خودغرضی سے عزت پرستی سے سو فیصد صاف ستھری جماعت ہے۔ یہ سارے اغراض بالائے طاق رکھ کر سب سے بالاتر ہو کر ایک نڈر انسان کی طرح مخالفین کی دھمکیوں سے مرعوب و بزدل نہیں ہوتے بلکہ شیروں کی طرح تحریک چلاتے ہیں۔ بات کرنے میں شیر ہیں اپنے ارادوں اور عزائم میں پہاڑ ہیں آگے بڑھنے میں سیلاب کی طرح ہیں۔ صبر و بردباری میں اونٹ کے مانند ہیں۔ نیک ارادوں میں وارثِ نبی ہیں۔ توکل اور بھروسہ میں حزب اللہ ہیں۔ **اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ** (سورۃ المجادلۃ: آیت 22)

ترجمہ: سن رکھو کہ خدا ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے۔

نصرت دین میں جند اللہ ہیں **وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ**

ترجمہ: اور ہمارا لشکر غالب رہے گا۔ (سورۃ الصّٰفّٰت: آیت 173)

اللہ تعالیٰ **جمعیت علماء اسلام** کی صحیح طریقہ سے آگے بڑھنے اور ان کی نصرت و حفاظت فرما دیں، اپنے مقاصد میں کامیابی نصیب فرما دیں، آمین۔

جمعیت علماء اسلام خصوصا اور عام علماء کی ذمہ داری کیا ہے

قرآنی فیصلہ ہے **وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ** (سورۃ المائدہ: آیت 62)

ترجمہ: اور آپ ان میں بہت آدمی ایسے دیکھتے ہیں جو دوڑ دوڑ کر گناہ اور ظلم اور حرام

کھانے پر گرتے ہیں، واقعی ان کے یہ کام (بہت) بُرے ہیں۔

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ﴿۶۳﴾ (سورۃ المائدہ: آیت 63)

ترجمہ: بھلا ان کے مشائخ اور علماء انہیں گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے؟ بلاشبہ وہ بھی بُرا کرتے ہیں۔

یعنی: پیروں درویشوں اور علما کرام کا کام ہی یہی ہے کہ عوام الناس کو گناہ کی باتوں اور حرام خوری اور رشوت لینے سے اور غریبوں پر ظلم کرنے سے منع کریں۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر کریں۔ اگر پیروں نے اور علماء نے یہ امر بالمعروف نہی عن المنکر نہیں کیا تو وہ بہت ہی بُرا کرتے ہیں۔

نوٹ اگر **جمعیت علماء اسلام** کی سیاسی تحریک نہ ہو تو کون ہے کہ ان عہدہ داروں کو جو بڑے بڑے عہدوں پر قابض و فائز ہیں اور بڑے فیصلے اور قانون جاری کرتے ہیں۔ ان کو ان منکرات سے روکنے والا اور کون ہوگا۔ عام علماء کرام کو تو دفتروں میں آنے سے روک دیا جاتا ہے۔ **جمعیت علماء اسلام** جن عہدوں پر فائز ہیں ان کے علاوہ کون اس بات پر قادر ہے کہ ان عہدہ داروں کو گناہ کی باتوں سے منع کر سکے۔ اللہ تعالیٰ پیروں اور علماء کرام کو توفیق دیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صحیح طریقہ سے کریں۔ ایسا نہ ہو کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے چھوڑنے سے اللہ تعالیٰ ہلاکت کا فیصلہ فرما دیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

جمعیت علماء اسلام اپنی سیاسی تحریک سے دین کی ترقی کے لیے دین کی امداد کرتے ہیں

اور اللہ تعالیٰ کے لشکر میں صحیح طریقے سے داخل ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نصرت و غلبہ عطا

فرمائیں گے۔ قرآنی فیصلہ ہے وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾
إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ﴿١٧٢﴾ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿١٧٣﴾

ترجمہ: اور اپنے پیغام پہنچانے والے بندوں سے ہمارا وعدہ ہو چکا ہے کہ وہی (مظفرو منصور ہیں اور ہمارا لشکر غالب رہے گا۔ (سورۃ الصّٰفّٰت: آیت 171 تا 173)

یہ وعدہ اگرچہ رسولوں کیساتھ کیا گیا ہے لیکن ان کے متبعین کے لیے بھی ہے جب وہ صحیح طریقہ سے جند اللہ (لشکر خدا) میں شامل ہوں۔ غلبہ و نصرت تو ضرور ہوگی اگرچہ کچھ کشمکش کے بعد ہو یا بغیر کشمکش کے ہی مل جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کے مطابق ہی فرمائیں گے لیکن انجام کار ضرور بالضرور کامیاب ہوگا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٢٨﴾ **ترجمہ:** اور آخر بھلا تو ڈرنے والوں کا ہے، قرآنی وعدہ ہے۔

دین کی نصرت کرنے والوں کیساتھ، نصرت خداوندی کا وعدہ ہے

قرآنی فیصلہ ہے إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ﴿٥١﴾ (سورۃ مومن: آیت 51) **ترجمہ:** ہم اپنے پیغمبروں کی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کو بھی)۔

یعنی: جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے ساتھ تاکیداً دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی نصرت کا وعدہ کیا ہے اسی طرح ایمان والوں کے لیے بھی تاکیداً نصرت کا وعدہ ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٤٠﴾ (سورۃ حج: آیت 40)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی ضرور مدد کرتا ہے۔ بیشک اللہ توانا (اور) غالب ہے۔

یعنی: جو اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کرتا ہے اپنی قدرت اور ہمت کے مطابق، اللہ تعالیٰ اپنی کامل قدرت سے ان کی نصرت فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ قوی بھی ہے اور غالب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قوی وعزیز ہے۔

دین کی نصرت کرنے والوں سے دو وعدے ہیں

1 اللہ تعالیٰ انکا حامی و ناصر ہوتا ہے

2 اللہ تعالیٰ مشکلات کے وقت ثابت قدمی عطا فرماتے ہیں

إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝ (سورۃ محمد: آیت 7)

ترجمہ: اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔

یعنی: اللہ تعالیٰ کی نصرت کا وعدہ مطلقاً وعدہ نہیں ہے بلکہ جب امت دین کی امداد کرے گی پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت کا وعدہ بھی ہے۔ امت جب دین کی نصرت کرے گی تو مشکلات آئیں گی۔ مشکلات پر ثابت قدم ہونے کا وعدہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لیا ہے۔ يُثَبِّتْ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے۔

ایسا نہیں فرمایا کہ وَتُثَبِّتُونَ أَقْدَامَكُمْ کہ تم ثابت قدم رہو بلکہ فرمایا وہ ثابت قدمی عطا فرمائیں گے۔

نوٹ امت جب دین کی امداد کرے گی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو وعدے ہیں۔ ایک تو اللہ تعالیٰ اسکی مدد فرمائیں گے دوسرا اسکو ثابت قدمی عطا فرمائیں گے (دشمن کے مقابلے میں) اس کی امداد کی دو شکلیں ہونگی ایک یہ کہ وہی کام ہو جائیگا دعوت دینے والے غالب آجائیں گے۔

دوسری شکل یہ ہے کہ مخالفین ہلاک ہو جائیں گے یا بہت ذلیل و رسوا ہونگے۔ داعی کے زمانے میں یا داعی کی موت کے بعد۔

ولی اللہ کے ساتھ عداوت کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ ہے

اللہ تعالیٰ کے دین کی امداد کرنے والا اگر ولی اللہ ہو (اللہ تعالیٰ کا دوست) تو جو بھی اس کے ساتھ عداوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ **ترجمہ:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''جو شخص میرے دوست کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے تو میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہوں''۔ (بخاری شریف، کتاب الرقاق، باب التواضع، جلد ثانی، صفحہ 963)

جمعیت علماء اسلام پاکستان ہی اپنی سیاسی تحریک سے دین کی امداد کرنے والی جماعت ہے

دین کی امداد دو قسم پر مشتمل ہے **1** دین کو ترقی کیسے ملے اور اس کے لئے کوشش کرنا **2** کفار اور کفار کے ایجنٹوں سے یا بے دین عہدہ داروں سے دین کی حفاظت کرنا۔ دونوں قسم کی امداد کرنے والوں کیساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت و مدد کا وعدہ ہے۔ اس کے برعکس ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنگ کا معاملہ بھی مدمقابل کیساتھ شروع ہو جائے۔

دو گناہوں میں جنگ کا اعلان ہے 1 سود 2 ولی اللہ کے ساتھ عداوت اور کتنے گناہ ہیں مگر کسی بھی گناہ میں اعلان جنگ نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ ہماری ہر قسم کی حفاظت فرمائیں۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان والے خدا تو نہیں کہ لوگوں سے بات منوالیں لیکن داعی تو ہیں

علماء کرام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارثین ہیں۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کام صرف

اور صرف دعوت تھا حکمت وموعظت حسنہ سے۔ اگر جھگڑے کی نوبت آ گئی تو اس طریقہ سے جو طریقہ گالیاں، الزام تراشی، غیبت اور بے عزتی، بدنامی اور بے حرمتی سے خالی ہو، قوی دلائل اور مثبت جواب سے ہو۔

قرآنی فیصلہ ہے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ (سورۃ النمل: آیت 125)

ترجمہ: (اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریقے سے ان سے مناظرہ کرو جو اس کے رستے سے بھٹک گیا، تمہارا پروردگار اسے بھی خوب جانتا ہے اور جو رستے پر چلنے والے ہیں ان سے بھی خوب واقف ہے۔

یعنی: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مورثین ہیں، علماء کرام ان کے وارثین ہیں۔ مورثین اصل ہیں اور وارثین ان کے خلف۔ مشکلات انہوں نے برداشت کیں، تیار کام وارثین کے ہاتھ آیا۔ صرف لائے ہوئے دین کی چوکیداری کرنی ہے۔ جیسے کسی بڑی جائیداد والا مر جاتا ہے۔ ان کے بیٹے کے پاس تیار جائیداد آ گئی جو مورث کے پاس تھا وہی سب کچھ وارث کے پاس آ گیا۔ مورث نے بڑی مشکل سے جائیداد بنائی تھی۔ وارث کو تیار مل گئی، صرف اور صرف انکی چوکیداری کی ضرورت ہے تاکہ غیر اس پر قبضہ نہ کر سکے۔ اسی طرح انبیاء مورثین ہیں۔ اصل دین وہ لے کر آئے، مشکلات انہوں نے برداشت کیں۔ علماء کرام ان کے وارثین ہیں، تیار بنا ہوا منظم دین ان کے پاس آ گیا، صرف اور صرف چوکیداری اور نگرانی کی ضرورت ہے۔ چوکیدار جتنا بیدار اور چست ہوگا اتنا ہی دین محفوظ ہوگا۔ مخالفین دین چور اور ڈاکو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اور واضح بات ہے کہ چوکیدار جتنا غافل اور سست ہوگا اتنا ہی سامان خطرے میں ہوگا۔

حاصل یہ ہے کہ علماء کرام عموماً **جمعیت علماء اسلام** خصوصاً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارثین ہیں ۔ خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کے چوکیدار ہیں ۔ چوکیداری میں بیداری اور چستی کی ضرورت ہے ۔ ان حضرات کی غفلت اور سستی اور کم ہمتی ایک تو دین اسلام کے لیے بہت ہی نقصان دہ ہے اور خطرے کا سبب ہے ۔ پھر دین اسلام کے مالک اللہ تعالیٰ ان حضرات سے پوچھیں گے کہ آپ دین کے وارث اور چوکیدار تھے ۔ آپ نے دین کی کیا چوکیداری کی ہے؟ اور نبی تو نہیں آ سکتا آپ وارث نبی تھے آپ نے کیوں وراثت اور چوکیداری میں غفلت اور سستی سے کام لیا ۔ نصرت کرنا میری ذمہ داری تھی، تمہارا کام صرف چوکیداری تھا ۔ آپ نے کیوں چوکیداری چھوڑی اور سستی اور غفلت کی؟ پھر ہم کیا جواب دیں گے لہذا **جمعیت علماء اسلام** کی قیادت میں دین کی حفاظت خوب ہوتی ہے اور دین پر چلنا آسانی و سہولت سے ہوگا ۔

ختم نبوت لاہور کے کانفرنس میں ایک عجیب واقعہ

واقعہ مشہور ہے کہ **جمعیت علماء اسلام** کی سیاسی تحریک کے نتیجے میں **جمعیت علماء اسلام پاکستان** کے قائد ملت اسلامیہ مولانا فضل الرحمن صاحب نے ختم نبوت لاہور کے کانفرنس میں ایک عجیب واقعہ سنایا ۔ میں نے خود سنا کہ ختم نبوت کی تحریک 1953 ء میں لاہور میں دس ہزار مسلمان شہید ہوئے لیکن ختم نبوت کا مسئلہ حل نہ ہوا ۔

جمعیت علماء اسلام کی تحریک سے سن 1974 ء میں جب علماء کرام نے اسمبلیوں میں یہ تحریک شروع کی تو قومی اسمبلی میں صرف دس علماء کرام حکومت میں شریک (حصہ دار) ہوئے ۔ مفتی محمود صاحب رحؒ کی قیادت (نگرانی) میں ذوالفقار علی بھٹو کی وزارت عظمیٰ کے دور میں ختم نبوت کا مسئلہ سو فیصد حل ہو گیا اور مرزائیوں اور قادیانیوں کو کافر اور اقلیت قرار دے دیا اور توہین رسالت کے قانون سے مرزائیوں کا بیڑا غرق ہوا ۔ دس ہزار مسلمانوں کی قربانی

وشہادت سے ختم نبوت کا مسئلہ حل نہ ہوا اس لئے کہ عام مسلمان تو قربانی دے سکتے ہیں لیکن اسکو نتیجہ خیز ثابت نہیں کر سکتے۔ جب **جمعیت علماء اسلام** کی تحریک سے علماء کرام حکومت میں شریک ہوئے تو مسئلہ آسانی سے حل ہو گیا۔ یہ سمجھ کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو **جمعیت علماء اسلام** کی تحریک کیساتھ تعاون ونصرت نصیب کرے، آمین۔

جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک کی اہمیت پر دو عجیب واقعات سے دلیل

واقعہ نمبر 1: ترک میں خلافت عثمانیہ کا دور تھا حتی کہ حرمین شریفین میں بھی انکی حکومت تھی۔ جس وقت خلافت عثمانیہ ختم ہوئی اور نئی حکومت آ گئی تو اس میں سب سے پہلا کام یہ ہوا کہ قانون جاری کر دیا کہ جو بھی مسلمان داڑھی رکھنا چاہے گا پگڑی سر پر رکھنا چاہے گا یا جو بھی خاتون پردہ کرنا چاہے یا برقع سر پر رکھنا چاہے گی تو لائسنس بنا کر ہی یہ سارے کام کر سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ داڑھی منڈوانے کے لیے، بے پردگی کے لیے کوئی لائسنس کی ضرورت نہیں البتہ رکھنے کے لیے ضرورت ہے۔ مسلمانوں کے ملک میں داڑھی، پگڑی اور پردے کے لیے لائسنس کی کیا ضرورت تھی۔ یہ تو اسلام کا تقاضہ ہے اور مسلمانوں کے شعائر ہیں حالانکہ اس ملک میں مدارس بھی تھے، خانقاہیں بھی تھیں، تبلیغ کا کام بھی تھا اور سارا ملک مسلمانوں کا تھا۔ اسکی وجہ کیا ہے کہ خلاف شرع قانون پاس ہوتا تھا؟ اسکی واحد وجہ یہ تھی کہ **جمعیت علماء اسلام** کی سیاسی تحریک نہیں تھی۔ مسلمانوں کے ملک پر کفار کے ایجنٹ مسلط اور مقرر کیے گئے تھے۔ عہدہ دار کفار کے ایجنٹ تھے۔ کفار جو کروانا چاہتے تھے کروا لیتے بلا خطرہ علماء کرام ان کو سیاسی میدان (محاذ) سے نہیں سمجھا سکتے تھے کہ یہ قانون تو اسلام کے خلاف ہے مسلمانوں کی حق تلفی ہو رہی ہے اور مسلمانوں پر یہ ظلم کا قانون جاری ہو رہا ہے اس قانون سے نیک لوگوں کو مسلمانوں کو کیا دکھ پہنچے گا اور بے دین (دشمنان اسلام) کی کیا خوشی ہوگی۔ **جمعیت علماء اسلام** کی سیاسی تحریک نہ ہونے کی وجہ سے سارے ملک کا کتنا نقصان ہوا اور

مسلمان کتنے پریشان ہوئے۔ یہ سوچ کی بات ہے۔

واقعہ نمبر 2 پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو کی وزارت عظمٰی کے دور میں **جمعیت علماء اسلام** کی سیاسی تحریک سے مفتی محمود صاحبؒ کی قیادت ونگرانی میں تقریباً 1973 میں قانون پاس ہوا۔ اسی میں پہلی دفعہ قانون یہ مقرر ہوا کہ ملک پاکستان میں جو بھی قانون بنے گا وہ قرآن وسنت کے خلاف جاری نہیں ہوسکتا۔

یہ **جمعیت علماء اسلام پاکستان** کی سیاسی ومدبرانہ تحریک کی بصیرت واثر وبرکت نہیں تو اور کیا ہے اس کے باوجود کہ ملک پاکستان میں انگریز کی حکومت رہی۔ یہ **جمعیت علماء اسلام** کی سیاسی تحریک ہی کا رونقدار کارنامہ ہے۔

نوٹ جمعیت علما اسلام کی سیاسی تحریک بہت ہی ضروری ہے اور اسکے ساتھ علما کرام اور عوام کو بھرپور تعاون کرنا چاہیے۔ جانی بھی مالی بھی، ہر قسم کا تعاون ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو انبیاء کے صحیح وارثین ومعاونین بنادیں، آمین۔

بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ کی طرف سے
جمعیت علماء اسلام پاکستان کے بارے میں خصوصاً اور علماءِ کرام کے لیے
عموماً چند تجاویز پیش خدمت ہیں

تجویز نمبر 1 سب سے اہم تجویز جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر سے یہ گزارش کی جاتی ہے کہ اپنے ساتھیوں اور کارکنوں بالخصوص علماء کرام سے انتہائی سختی اور تاکید سے یہ مطالبہ کریں کہ سب کے سب افراد اپنا تزکیہ نفس کروائیں

اگر ساتھیوں نے تزکیہ نفس نہیں کرایا تو ہوسکتا ہے یہی ساتھی اور پرانے کارکن اور مخلص حضرات تزکیہ نفس نہ ہونے کی وجہ سے قائد اور مرکزی امیر کا کسی وقت سر درد بن جائیں اور

پریشان کریں اور نفسی نفسی کے چکر میں یا مالی مالی کے چکر میں جمعیت والوں کو پریشان کریں، وہ مرکزی امیر کے رشتہ دار ہوں یا علماء یا عوام یا پرانے کارکن یا نئے ساتھی، تزکیہ نفس نہ ہونے کی وجہ سے۔

نفس امارہ نے شیطان کو لعین بنایا۔شیطان کا تو کوئی شیطان نہیں تھا اس کا دشمن نفس امارہ تھا جس نے اسے گمراہ کیا اور اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ میں آدم علیہ السلام سے بہتر ہوں کا نعرہ لگایا۔ اس کے باوجود کہ شیطان نے کروڑوں سال بے ریا عبادت کی تھی زیادہ عبادت کی وجہ سے فرشتوں کے ساتھ نشست و برخاست رہتی تھی اور بہت زیادہ علم ہونے کی وجہ سے معلم الملائکہ کا لقب ملا لیکن اتنی عبادت اور علم کے باوجود نفس امارہ نے ملعون بنا دیا کیونکہ نفس امارہ کا تزکیہ نہیں ہوا تھا تزکیہ نفس مرشدِ کامل سے بیعت کرنے سے ہوتا تھا اس کو مرشد نہیں ملا۔ پہلے مرشد کامل سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے لیکن نفس امارہ نے بیعت سے پہلے اپنا کام کر دکھایا کہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کے مقابلے میں شیطان کو اٹھایا اور مخالفت کی تحریک چلانے لگا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو ٹھکرانے لگا۔

نوٹ نفس امارہ تزکیہ نہ ہونے کی وجہ سے عابد اور عالم شیطان کو اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کے مقابلے میں اٹھا سکتا ہے تو ہم عبادت میں بھی کمزور اور علم میں بھی کمزور ہیں تو کیا ہمیں نفس امارہ نہیں اٹھا سکتا اور ہمارے یہ قائد، سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے خلیفہ بھی تو نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مقرر شدہ خلیفہ تھے۔ تو کیا ہمارے نفس امارہ اپنے قائد اور مرکزی امیر کے مقابلہ میں نہیں اٹھ سکتے اور اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ کا نعرہ نہیں لگا سکتے۔ ہاں! اگر تزکیہ نفس ہو جائے تو کوئی مشکل نہیں ہوگی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ابتداء میں حکم ہوا کہ امت کا تزکیہ نفس کرا دیں (وَيُزَكِّيهِمْ)۔ پھر کیسے نخرے والے لوگ صحابہ جیسے حضرات بن گئے کہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کی خوش خبری دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا تزکیہ نفس کرا دیں اور ہمارے نفس کو نفس

مطمئنہ بنا دیں پھر سکرات کے وقت ہم سب کو یہ پاکیزہ ندا اور پانچ خوش خبریاں سنا دیں، آمین اوراس کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ٱرْجِعِىٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَٱدْخُلِى فِى عِبَٰدِى ﴿٢٩﴾ وَٱدْخُلِى جَنَّتِى ﴿٣٠﴾

(سورہ فجر کی آخری آیتیں)

یعنی: اے نفس مطمئنہ، انسان **1** اللہ تعالیٰ کی طرف (علیین) آسمان میں واپس جا۔ **2** آپ اللہ تعالیٰ سے راضی۔ **3** اللہ تعالیٰ آپ سے راضی۔ **4** اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں داخل ہوجا۔ **5** اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہوجا۔

تجویز نمبر 2 جمعیت علماء اسلام پاکستان کے لیے اصلاحی اجتماعات منعقد کریں۔اس کی بہت شدید ضرورت ہے۔

1 مرکزی اجتماع: سال بھر میں ایک مرتبہ۔

2 صوبائی اجتماع: سال بھر میں ایک مرتبہ، ہرصوبے میں۔

3 ضلعی اجتماع: سال بھرمیں دومرتبہ۔ان اجتماعات میں مرکزی حضرات پورے دردِدل کے ساتھ شامل ہوں۔ اصلاحی بیانات، ترغیبی بیانات اور علماء کرام کی ذمہ داریاں قرآن پاک اوراحادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بیان کریں کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے صحیح وارث بننے کا طریقہ کیا ہے؟ ہمیں خود کیا عمل کرنا چاہیے۔؟ علماء کرام جب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارثین ہیں تو پھر امت میں یہ وراثت کس طرح چلانی چاہیے؟

اگر وراثت سنبھالنے میں مشکلات پیش آئیں تو اس کو حوصلے سے برداشت کرنا چاہیے جیسے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ کار تھا اسی طریقہ کو اسوہ حسنہ سمجھ کر چلانا چاہیے امت کو دین کی طرف دعوت دینا حکمت اور موعظتِ حسنہ سے، اگر جھگڑے کی نوبت آجائے تو وَجَٰدِلْهُم بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ (سورہ نحل، آیت: 125) **ترجمہ:** اور جھگڑا کران

سے اس طریقے سے جو بہترین ہو، کا خیال کرنا چاہیے کہ اس میں گالیاں دینا، زبان درازی، دل آزاری، غیبت، الزام تراشی، تہمت لگانے سے مکمل گریز کیا جائے۔ اس طرح علماء کرام کے لیے ایسے اجتماعات میں جتنی راہبری اور راہنمائی کی ضرورت ہو وہ اس سے پوری ہو جائے گی۔ اور خصوصاً ایسے اجتماعات کے لیے ملک بھر سے اولیاء اللہ کو بلانا ہوگا جن کے بیانات وتوجہات سے علماء کرام کی اصلاح ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ سارے علماء کرام کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا صحیح وارث بنا دیں۔ آمین

تجویز نمبر 3 جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک میں یا عوام کے ان کے ساتھ تعاون کرنے میں صحیح نیت کی ضرورت ہے۔

اِعلاء کلمۃ الحق کے لیے خدمت کرنا ہر مسلمان کا فریضہ ہے کبھی ہتھیار اور جہاد سے، کبھی زبان سے اور کبھی قلم وغیرہ سے۔ اندرون ملک میں مسلح جہاد نہیں ہوتا بلکہ یہ سیاسی میدان ہے یہاں جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک سے ہی خدمتِ دین اور حفاظتِ دین ہوتی ہے یا دعوت و تبلیغ سے ہوتی۔ یہ بھی جہاد ہے۔

دین کے پانچ شعبے ہیں **1** دینی معلومات مدارس سے **2** دین کی اشاعت تبلیغی جماعت سے **3** کفار سے دین کی حفاظت جہاد سے **4** ہر انسان کا اپنے آپ کو متقی بنانا، متبع سنت بنانا خانقاہ سے **5** دین کی حفاظت دینی سیاست سے

پہلے چار شعبے جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک سے ہی محفوظ ہیں اور چل رہے ہیں۔ یہ سیاسی تحریک اگرچہ مسلح جہاد نہیں ہے لیکن اندرون ملک ہتھیار اٹھانے والے جہاد سے افضل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے: **اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ** **ترجمہ:** ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا بہترین جہاد ہے۔ (مسند احمد، رقم الحدیث: 11143۔ وفی سنن ابی داوٗد: افضل الجہاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر، کتاب الملاحم، باب الامر والنہی)

اسی طرح قرآن پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا **يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ** (سورہ توبہ، آیت: 73) **ترجمہ:** اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کفار و منافقین سے جہاد کیجیے۔

اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں منافقین کے ساتھ تلوار والا مسلح جہاد نہیں کیا۔ اسی آیت کی وضاحت میں تفسیر عثمانی میں جہاد کا معنٰی یہ کیا ہے کہ ناپسندیدہ چیزوں کے دفاع میں انتہائی کوشش کرنا ہتھیار سے ہو یا زبان سے ہو یا قلم سے ہو۔

نوٹ جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک سے بہت سی ناپسندیدہ چیزوں سے دفاع ہوتا ہے اس لیے یہ بھی جہاد ہے جو علماء کرام اس تحریک کو چلاتے ہیں یا جو عوام ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں یہ سارے کا سارا جہاد اور دین کی خدمت میں شامل ہے۔ ایسی خدمات میں نیت صرف اور صرف للہ، فی اللہ کی کرنی چاہیے۔ ممبری، عہدہ داری، فنڈ، دنیوی عزت یا دنیوی مفاد سے بالاتر ہو کر محض اخلاص کے ساتھ ساری خدمات سرانجام دینی چاہیئے۔ اگر نیت خراب ہوگی تو یہ شخص صرف نام تو دین کا لے گا لیکن نیت کی خرابی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی دھوکہ اور قوم کے ساتھ بھی دھوکہ اور غداری کا مرتکب ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دے سکے گا؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح نیت نصیب فرمائے۔ آمین

تجویز نمبر 4 قومی و صوبائی اسمبلی کی سیٹ کے لیے اس شخص کو منتخب کرنا چاہیے جو دیندار ہو اور اس سیٹ کا صحیح حقدار اور اہل ہو اور ان پانچ صفات کا حامل بھی ہو کیونکہ جو لوگ اس کو ووٹ دیتے ہیں وہ لوگ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ شخص **1** امامت **2** شہادت **3** امانت **4** وکالت اور **5** شفاعت کا اہل ہے۔ یعنی جو شخص اس ممبر کو ووٹ دیتا ہے اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ شخص ساری قوم کے لیے **نمبر 1** امامت و پیشوا اور راہبر بننے کے قابل (اہل) ہے مجھے یقین ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں **نمبر 2** میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ شخص اس منصب کے قابل (اہل) ہے۔

نمبر 3 میں گواہی دیتا ہوں کہ اس شخص کو حکومت کی طرف سے قوم کے لیے جتنی امانتیں حوالے ہوں گی وہ دیانت داری سے قوم تک پہنچائے گا۔ **نمبر 4** میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ شخص ہماری طرف سے حکومتی کاموں کا وکیل ہے میں اس پر اعتماد کرتا ہوں۔ **نمبر 5** میں اس شخص کی سفارش کرتا ہوں کہ یہ شخص اس منصب کا صحیح حقدار ہے۔ پھر وہ جو بھی کام کرے گا اچھا ہو یا برا، یہ شخص اس کے ساتھ شریک ہوگا، ثواب میں بھی عذاب میں بھی۔

حاصل یہ ہے کہ ووٹ دینے میں یہی پانچ قسم کی گواہی دینی ہوتی ہے اپنے بارے میں بھی اور قوم کے بارے میں بھی۔ تو جمعیت علماء اسلام کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ایسے شخص کو ممبری کے لیے منتخب کریں جو اِن پانچ طرح کی گواہی کا حامل ہو ورنہ قوم کو ووٹ دینے میں گناہ گار نہیں بنانا چاہیے۔ تاکہ جمعیت والے روز قیامت اللہ تعالیٰ کو صحیح جواب دے سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری صحیح راہنمائی فرمائے اور صحیح طریقہ کی توفیق نصیب فرمادے۔ آمین

تجویز نمبر 5 امارت ہو یا عہدہ، قومی ہو یا صوبائی ممبری وغیرہ، خود اپنی طلب سے اس کا طلب گار نہ ہو۔

1 مشہور حدیث مبارکہ ہے: **مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ وَاسْتَعَانَ عَلَيْهِ وُكِّلَ اِلَيْهِ وَمَنْ لَّمْ يَطْلُبْهُ وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللهُ مَلَكًا يُسَدِّدُهٗ۔**

ترجمہ: جس شخص نے منصب کو طلب کیا اور اس کے حصول کی کوشش کی وہ اس کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور جو شخص عہدہ طلب نہیں کرتا اور نہ ہی اس کے حصول کی کوشش کرتا ہے (اس کی مدد کی جاتی ہے) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو نازل کرتے ہیں جو اس کو سیدھی راہ بتاتا رہتا ہے۔ (سنن ابی داؤد، جلد 2، ص 148، اول کتاب الاقضیۃ، باب فی طلب القضاء التسرع الیہ)

2 حدیث مبارکہ ہے: **مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اُجْبِرَ عَلَيْهِ يُنْزِلُ اللهُ عَلَيْهِ مَلَكًا فَيُسَدِّدُهٗ** **یعنی:** جو شخص خود قضاء مانگتا ہے اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور جو مجبور کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فرشتے کو نازل

فرماتے ہیں جو اسے سیدھی راہ بتاتا رہتا ہے۔ (جامع ترمذی، جلد 1، ص 247، ابواب الاحکام، باب ماجاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القاضی)

یعنی: جس نے اپنی طلب سے عہدہ لیا تو وہ خود اس کو سنبھالنے کا ذمہ دار ہوگا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت شامل نہیں ہوگی اور اپنی طلب کے بغیر کسی کو عہدہ لینے پر مجبور کیا گیا یا ذمہ داری دے دی گئی تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جو اس کے ساتھ تعاون کرتا رہتا ہے اور درست بات کی راہ نمائی کرتا رہتا ہے۔

3 ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے: ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض صحابہ کرام نے عہدے کی خواہش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **اِنَّا وَاللّٰہِ لَا نُوَلِّیْ عَلٰی ھٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَأَلَہٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَیْہِ۔**

ترجمہ: اللہ کی قسم! ہم ان امور میں سے کسی میں بھی ایسے شخص کو والی اور ذمہ دار نہیں بناتے جو ہم سے ولایت و ذمہ داری کا طلب گار ہو یا اس کی حرص رکھتا ہو۔ (مسلم شریف، کتاب الامارۃ، النہی عن طلب الامارۃ والحرص علیہا)

تجویز نمبر 6 عہدہ کے لیے جو بھی شخص مقرر ہو، امارت ہو یا قومی و صوبائی اسمبلی کی ممبری ہو وغیرہ وغیرہ، اس کے ثواب و برکات کا مل جانا صحیح نیت و صحیح خدمت سے ہوتا ہے۔

یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ اگر صحیح نیت و صحیح طریقے سے منصب نہیں سنبھالا تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور مخلوق کے ساتھ غداری اور خیانت کی۔ ہوسکتا ہے کہ اس طرح کرنے سے دنیا میں بھی رسوا ہو اور آخرت میں بھی عذاب در عذاب۔ مشکوٰۃ شریف، باب القضاء والامارۃ کی حدیث مبارکہ کا مضمون ہے کہ ہر امیر و حاکم، خواہ وہ دس ہی آدمیوں کا امیر و حاکم کیوں نہ ہو قیامت کے دن اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا یہاں تک کہ اس کو اس طوق سے یا تو اس کا عدل نجات دلائے گا یا اس کا ظلم اسے ہلاک کردے گا۔ **اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْھَا بِفَضْلِہٖ وَ کَرَمِہٖ**، آمین۔

مشکوٰۃ شریف، باب القضاء والامارۃ کی ایک اور حدیث مبارکہ میں یہ مضمون آیا ہے کہ بہت سے لوگ قیامت کے دن آرزو کریں گے کہ (کاش دنیا میں) ان کے سر کے بال ثریا (ستارے) میں باندھ کر ان کو لٹکا دیا جاتا اور زمین و آسمان کے درمیان جھولتے رہتے لیکن ان کو کسی کام کی ولایت اور سرداری نہ ملتی۔

نوٹ جمعیت علماء اسلام کی طرف سے جو شخص بھی کسی منصب کے لیے مقرر ہوا قومی ہو یا صوبائی، یا کوئی بھی عہدہ ہو تو اس سے خوش نہیں ہونا چاہیے بلکہ پریشان ہونا چاہیے کہ خدانخواستہ اگر اس منصب کو میں کما حقہ نہیں سنبھال سکا تو پھر میرا کیا بنے گا؟ ایسا نہ ہو کہ اس سے میری آخرت خراب ہو جائے یا عذاب کا سبب بن جائے۔

ایک عجیب ہدایت آموز واقعہ:

میں نے سنا ہے کہ ضلع لورالائی کے شہر میں ایک دفعہ علماء کرام کے درمیان آپس میں سیٹ ممبری (یعنی ٹکٹ تقسیم کرنے) کا مشاورتی اجلاس چل رہا تھا بعض علماء کرام نے مشورہ دیا مثلاً زید کو منتخب کرنا چاہیے اور بعض نے عمرو کا مشورہ دیا کہ اسے امیدوار منتخب کیا جائے۔ مختلف آراء سامنے آرہی تھیں۔ اسی دوران علاقے کی ایک بہت بڑی شخصیت، متبحّر عالم دین، باعمل ہستی جو کہ سنجاوی آغا صاحب کے نام سے مشہور تھے نے بھی اپنی رائے پیش کی فرمایا بھائی مولانا زید صاحب ایک بہت بڑے متقی عالم ہیں ایک مدرسے کے زبردست استاد و مدرس ہیں یہ جہنم کے لیے مناسب نہیں ہیں وہ مولانا عمرو صاحب جہنم کے لیے مناسب ہیں۔ ممبر بننے سے جہنم میں جانے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے، قومی ہو یا صوبائی ہو یا کوئی اور عہدہ ہو۔ یہ سن کر ساتھیوں نے سنجاوی آغا صاحب سے کہا کہ حضرت آپ نے ایسی بات کہی جس سے مولانا عمرو صاحب کی دل آزاری ہوئی ہے وہ ناراض ہو جائیں گے کہ آپ مجھے جہنم کے لیے منتخب کر رہے ہیں۔ جواباً سنجاوی آغا صاحب نے فرمایا بھائی وہ ناراض نہیں

ہوں گے بلکہ قاعدہ یہ ہے کہ کتے کو جب کوئی چکنی ہڈی یا گوشت مارتا ہے تو وہ کتا ناراض نہیں ہوتا بلکہ خوش ہوتا ہے۔ عجیب نکتے اور اصلاح کی بات فرمائی۔ سنجاوی آغا صاحب کی فراست کو دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے کہ مولانا زید صاحب کو بھی خوش کیا کہ میری رائے آپ کے بارے میں نہیں ہے اس لیے کہ یہ ممبری جہنم کا واسطہ ہے یہ آپ کے لیے مناسب نہیں ہے اور دوسرے مولانا عمرو کو بھی خوش کیا کہ میری رائے آپ کے ساتھ ہے اور آپ ہی کو اس سیٹ (ٹکٹ) کے لیے منتخب کرنا چاہتا ہوں لیکن ان کے لیے زبردست وعظ و نصیحت کی کہ اگر یہ عہدہ (ممبری) صحیح طریقہ کے مطابق چلایا تو خیر و ثواب کی بات ہے ورنہ تو آپ کی جگہ جہنم میں ہوگی، اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْھَا۔ یہ بزرگوں کی فہم و فراست اور دور اندیشی ہے جو کہ اس مقولہ کے بعینہ مصداق ہیں: کَلَامُ السَّادَاتِ سَادَاتُ الْکَلَامِ اور حدیث شریف میں آیا ہے اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ۔

ترجمہ: بندہ مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (سنن ترمذی، جلد 2، ص 145 ابواب التفسیر، من تفسیر سورۃ الحجر) تو جو شخص اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہو تو اس کی بات کتنی وزنی اور عقل و فراست والی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ و فراستِ ایمانی نصیب کرے، آمین۔

تجویز نمبر 7 جمعیت علماء اسلام کو اگر دین کی خدمت میں مشکلات پیش آئیں تو پریشانی کی بات نہیں۔

قرآنی فیصلہ ہے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ﴿۲۱۴﴾

ترجمہ: کیا تم کو یہ خیال ہے کہ جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ تم پر نہیں گزرے حالات ان لوگوں جیسے جو گزر چکے تم سے پہلے کہ پہنچی ان کو سختی اور تکلیف اور جھڑ جھڑائے (زور سے

ہلائے) گئے یہاں تک کہ کہنے لگا رسول اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے، کب آئے گی اللہ کی مدد، سن لو اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے۔ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 214 از تفسیر عثمانی)
یعنی تم جنت میں جانے کا شوق رکھتے ہو، یعنی تمہارا یہ خیال ہے کہ جنت میں مشکلات جھیلے (برداشت کیے) بغیر داخل ہو جاؤ گے (یہ سوچ غلط ہے) حالانکہ تم سے پہلے ایمان والوں پر بہت سی مشکلات آئی تھیں دین ہی کی وجہ سے، وہ مشکلات تم پر نہیں آئی ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم سے پہلے لوگوں کو مشکلات، تکالیف اور ضرر پہنچا تھا اور ان کو خوب جھنجھوڑا گیا سخت مشکلات کی وجہ سے۔ اس وقت کے جو رسول تھے وہ بھی بے قرار ہوئے اور ایمان والے بھی بے قرار ہو کر کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کب آئے گی بطور حسرت کے پھر اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا کہ اللہ کی مدد قریب ہے۔
نوٹ جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک کی وجہ سے اگر کبھی کوئی مشکل پیش آئے تو گھبرانے کی کوئی بات نہیں اس لیے کہ دنیا بنانے میں کتنی مشکلات آتی رہتی ہیں۔ مکان بنانا، باغات لگانا، بڑی ڈگری حاصل کرنا، 20 سے 25 سال عصری تعلیم حاصل کرنے کے بعد پھر ملازمت ملتی ہے یعنی غلامی ملتی ہے۔ ملازمت تو غلامی ہی ہے۔ یعنی دنیا کے ہر کام بنانے میں کتنی مشکلات پیش آتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ سے تعلق بنانا، قبر کو جنت کا باغ بنانا، میدان حشر میں آسانی، لامتناہی جنت کا حصول، یہ آسان کام نہیں ہیں اگر اس میں مشکل یا پریشانی آ گئی تو کوئی بات نہیں۔ اس سے خوش ہونا چاہیے کہ تھوڑی سی مشکل برداشت کرنے کے بعد اتنی بڑی کامیابی مل گئی۔
تجویز نمبر 8 جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک میں کبھی کبھار مشکلات آتی ہیں۔
اس کی وجہ کیا ہے اور اس کا حل کیا ہے؟ اصل وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والوں کو اور خصوصاً دین کی خدمت کرنے والوں کو امتحان و آزمائش میں ڈالا جاتا ہے تاکہ مخلص اور ٹھگ (دو نمبر)، خود غرض، دھوکہ باز اور فراڈی وغیرہ کے درمیان امتیاز پیدا ہو جائے۔ مخلص

ثابت قدم رہتا ہے اور خود غرض دوڑ لگاتا اور میدان چھوڑ جاتا ہے۔

قرآنی فیصلہ ہے
اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَ ہُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ ﴿۲﴾ وَ لَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ فَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا وَ لَیَعۡلَمَنَّ الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۳﴾

ترجمہ: کیا یہ سمجھتے ہیں لوگ کہ چھوٹ جائیں گے اتنا کہہ کر کہ ہم یقین لائے اور ان کو جانچ نہ لیں گے۔ اور ہم نے جانچا ہے ان کو جوان سے پہلے تھے سو البتہ معلوم کرے گا اللہ تعالیٰ جو لوگ سچے ہیں اور البتہ معلوم کرے گا جھوٹوں کو۔ (سورہ عنکبوت: آیت 2،3 از معارف القرآن)

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کی دیوار سے تکیہ لگائے ہوئے سائے میں بیٹھے تھے تو بعض صحابہ نے مشرکین مکہ کی شکایت کی کہ وہ ہمیں طرح طرح سے ایذا پہنچاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دعا کریں کہ کافروں کا یہ ظلم وستم ہم سے ٹل جائے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے اور فرمایا کہ تم سے پہلے گزشتہ دین داروں کو آروں سے چیرا گیا اور ان کے دو ٹکڑے ہو گئے مگر وہ دین سے نہیں ہٹے۔ اور بعضوں کے سروں کو لوہے کی کنگھیوں سے چھیلا (یعنی ہڈی سے جدا کر دیا) گیا اور کنگھا گوشت کو چھیل کر ہڈی تک پہنچ جاتا تھا پھر بھی وہ اپنے دین سے نہیں پھرے۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم! یہ دین اسلام مکمل اور پورا ہو کر رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے لے کر حضر موت (دو، شہر ہیں، جن کا درمیانی فاصلہ بہت زیادہ ہے) تک امن وامان کے ساتھ چلا جائے گا اور اسے کوئی اندیشہ نہ ہوگا لیکن تم جلدی کر رہے ہو۔ (رواہ البخاری عن خباب بن الارت رضی اللہ عنہ، معارف القرآن، مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ، جلد 6، ص 98)

نوٹ جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں یا ان کے ساتھ تعاون کرنے والوں کو ووٹ دینے میں یا مالی وجانی تعاون کرنے میں کوئی مشکل پیش آئے تو صبر واستقامت سے برداشت کرنا چاہیے اور دین کی خدمت کرنا اور نصرت کرنا نہیں چھوڑنا چاہیے جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو

یہ سب کچھ پیش آتا تھا اور وہ بخوشی برداشت کرتے تھے پھر ان مشکلات کے بعد کتنا بہترین ثمرہ ملا۔سبحان اللہ!

اسی طرح پہلے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی امتیں کتنی مشکلات میں مبتلا ہوئیں اور انہوں نے یہ سب کچھ برداشت کیا تو ہم کیوں بزدلی سے کام لیتے ہیں۔ اور لالچ میں آکر دین کی نصرت و امداد چھوڑ کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں حالانکہ مخالفین دین، دین کے مٹانے میں شب و روز مصروف ہیں اس کے باوجود کہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی امداد و نصرت کا وعدہ نہیں ہے اور ہمارے ساتھ دین کی امداد میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتنے کتنے وعدے ہیں اور کتنے انعامات ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جمعیت علماء اسلام کو ترقی، استقامت اور قبولیت نصیب کرے اور ان کے ساتھ تعاون کرنے والوں کو صحیح نیت، ہمت و استقامت اور قبولیت ونصرت نصیب فرماویں۔ تذبذب اور تزلزل سے حفاظت فرماویں، آمین۔

تجویز نمبر 9 جمعیت علماء اسلام خصوصاً اور علماء کرام عموماً سب کو یہی نیت کرنی چاہیے کہ دین کی جو دعوت ہم چلا رہے ہیں اگر لوگوں نے بات نہیں مانی تو اس سے پریشان نہیں ہونا چاہیے کیونکہ علماء کرام کا کام دعوت دینا ہی ہے سو وہ تو ہو گیا۔

بات منوانا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے اللہ تعالیٰ جانے اس کا کام جانے، ہم اپنے کام میں کامیاب ہو گئے۔ نتیجہ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے لیکن داعی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہوتی ہے اس لیے مایوس بالکل نہیں ہونا چاہیے۔

ایک عجیب ہدایت آموز واقعہ:

ایک بزرگ تھے ان کے پاس ایک مرید رہتا تھا ایک روز اس نے اپنے گاؤں واپس جانے کی اجازت مانگی اور اپنے مربی و مرشد سے وصیت طلب کی انہوں نے وصیت کی کہ گاؤں میں جا کر دو باتوں کا دعویٰ نہیں کرنا **1** خدائی کا دعویٰ نہیں کرنا **2** رسالت کا دعویٰ نہیں کرنا

مرید نے تعجب سے پوچھا کہ حضرت یہ کیسی وصیت ہے ؟ **مرشد نے جواب دیا**

1 خدائی کا دعویٰ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی کو دین کی بات کی دعوت دی اور وہ نہ مانے تو آپ یکدم جذبے میں آکر یہ کہہ دیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا حکم بتایا تو آپ اس پر کیوں عمل نہیں کرتے ہو میں آپ سے یہ بات منوا کے چھوڑوں گا۔ یہ خدائی کا دعویٰ ہے۔ منوانا خدائے تعالیٰ کا کام ہے ہمارا کام نہیں ہے۔ ہمارا کام دعوت دینا ہے جو ہم نے کرلیا آگے، ماننا، منوانا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔نہ ماننے میں ہمیں کیا اختیار حاصل ہے۔

2 رسالت کا دعویٰ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو کوئی مسئلہ بتایا تو مخالف نے جواباً کہا کہ یہ مسئلہ ایسے نہیں ہے جیسے آپ نے بتایا۔یعنی آپ نے مسئلہ غلط بتایا ہے۔ صحیح مسئلہ وہ ہے جو میں بتا رہا ہوں تو آپ ایک دم جذبے میں آجائیں اور کہیں کہ میرا مسئلہ ہی صحیح ہے آپ کا مسئلہ غلط ہے۔تو پتہ چلا کہ یہ رسالت کا دعویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رسول غلط نہیں ہوسکتا اور آپ نے بھی یہی دعویٰ کیا کہ میں غلط نہیں ہوسکتا۔

نوٹ علماء کرام کو دعوت کے کام میں لگنا چاہیے اور دوسروں کو لگانا چاہیے منوانے کی فکر نہیں کرنی چاہیے یہ خدائی کا دعویٰ ہے۔ اگر اس کے مقابلے میں کسی مولانا صاحب نے مخالفت میں آکر مسئلہ بتا دیا تو ضد میں آکر اس مولانا صاحب کی مخالفت نہیں کرنا چاہیے کہ میرا مسئلہ ہی صحیح ہے تمہارا مسئلہ غلط ہے۔ اس سے جھگڑے کی نوبت آتی ہے پھر ایک دوسرے کو گالیاں، اختلافات اور مقابلہ تک بات پہنچ جاتی ہے اور یہ رسالت کا دعویٰ ہے کہ میرے مسئلے کو کیوں غلط قرار دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح رویہ اور صحیح نہج وطریقہ پر دین کی خدمت نصیب فرماویں، آمین۔

تجویز نمبر 10 جمعیت علماء اسلام کے لیے خصوصاً اور علماء کرام کے لیے عموماً مشکلات سے نجات اور رزق حاصل کرنے کے لیے سوفی صد یقینی علاج (آسان ذریعہ ووسیلہ)

قرآنی فیصلہ ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ﴿٢﴾ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ

لَا یَحْتَسِبُ **ترجمہ:** اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے وہ اس کے لیے راستہ نکال دیتا ہے، اور روزی دیتا ہے اس کو جہاں سے اس کو خیال بھی نہ ہو۔ (سورہ طلاق، آیت 2،3)

یعنی اس آیت میں متقیوں کے لیے دو خوش خبریاں سنائی گئی ہیں۔

1 مشکلات سے نجات کے لئے اللہ تعالیٰ نے غیبی دروازہ بنا رکھا ہے کہ اسی دروازے سے نکل کر مشکلات سے نجات ملتی ہے مشکلات پیچھے رہ جاتی ہیں اور وہ اس دروازے سے باہر نکل جاتا ہے۔ سبحان اللہ!

2 ضروریاتِ زندگی کے لیے رزق ایک ضرورت ہے لیکن اللہ تعالیٰ متقی شخص کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔ رزق کا، گمان کی جگہ سے ملے تو اس سے یقین مخلوق پر بنتا ہے اور جہاں سے وہم و گمان ہی نہ ہو وہاں سے رزق ملے تو اس سے یقین اپنے خالق و رازق پر بنتا ہے۔ عجیب بات ہے۔ سبحان اللہ!

نوٹ جمعیت علماء اسلام پاکستان کی سیاسی تحریک میں دو باتوں کی ضرورت ہے

1 مشکلات سے نجات کے لیے **2** رزق ملنے کے لیے۔

ان دونوں کے لیے دو اسباب ہیں۔

1۔ جائز، ضعیف سبب: اس دنیا میں معاشرت کے جتنے مروجہ اسباب چل رہے ہیں جائز تو ہیں لیکن ضعیف ہیں ایسے مروجہ اسباب سے ہوسکتا ہے کہ مسئلہ حل ہو جائے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسئلہ حل نہ ہو۔ یقینی اور قطعی ذریعہ نہیں ہیں۔

2 واجب، قوی سبب: تقویٰ ہے اور تقویٰ فرض بھی ہے اور مسئلہ حل کرنے کے لیے قوی سبب بھی ہے۔ کیونکہ قرآنی فیصلہ ہے

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۝ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ

ترجمہ: اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے وہ اس کے لیے راستہ نکال دیتا ہے، اور روزی دیتا ہے اس کو جہاں سے اس کو خیال بھی نہ ہو۔ (سورہ طلاق، آیت 2،3)

اس قرآنی فیصلے کے بعد اس میں بھلا کیا شبہ ہوسکتا ہے؟
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اس پر عمل اختیار کرلیں تو ان کے دین و دنیا کے لیے وہی کافی ہے وہ آیت یہ ہے جو اوپر بیان ہوئی: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ تفسیر معارف القرآن، جلد دوم صفحہ 168، بحوالہ مسند احمد) اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے قابل بنا دے۔ آمین اور اس کے لیے بھی جس نے آمین کہا۔

تجویز نمبر 11 جمعیت علماء اسلام اور علماء کرام کے لیے خصوصاً اور عام مسلمانوں کے لیے عموماً اگر ملکی سطح پر یا دینی مراکز پر یا مخالفین کی طرف سے یا کسی بھی قسم کی کوئی اور مشکل پیش آئے تو اس کا قرآنی علاج آیت کریمہ ہے۔
اور یہ ایسا وِرد ہے جو کہ قرآن پاک سے ثبوت رکھتا ہے اور حدیث مبارکہ سے بھی ثبوت رکھتا ہے اور سارے مشائخ کے اجماع سے بھی ثبوت رکھتا ہے، اجماع بھی یقینی دلیل ہے۔
وہ آیت کریمہ ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝
ترجمہ: (اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے بے شک میں قصور وار ہوں۔ (سورہ انبیاء: آیت 87)
القول الجمیل از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ ہے شفاء العلیل از مولانا عاشق الٰہی بلند شہری رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اس میں لکھا ہے کہ حوائج کے لیے، مشکلات سے نجات کے لیے ایسا وِرد جو قرآن پاک و حدیث مبارکہ اور مشائخ کے اجماع سے ثابت ہے، وہ آیت کریمہ ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں فرمایا ہے: فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ۝ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝
ترجمہ: پھر اگر یہ بات نہ ہوتی کہ وہ یاد کرتے پاک ذات کو تو رہتے اس کے پیٹ میں جس دن تک کہ مردے زندہ ہوں۔ (سورہ صافات، آیت 143، تفسیر عثمانی)

یعنی: سیدنا یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر اس تسبیح کو نہ پڑھتے تو مچھلی کے پیٹ میں روز قیامت تک رہتے۔ یعنی مچھلی کا پیٹ ان کی قبر ہوتی لیکن اس تسبیح کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس غم سے انہیں نجات عطا فرمائی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۸

ترجمہ: پھر سن لی ہم نے اس کی فریاد، اور بچا دیا اس کو اس پریشانی سے اور یونہی ہم بچا دیتے ہیں ایمان والوں کو۔ (سورہ انبیاء : آیت 88)

یعنی: ہم نے یونس علیہ السلام کو نجات دی۔ اسی طرح ہر ایمان والے کو نجات دیں گے۔ اگر اس نے یہ تسبیح پڑھی۔ یہ قرآنی فیصلہ ہے کہ ہر ایمان والے کو اس تسبیح کے پڑھنے کی وجہ سے مشکلات سے نجات ملے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ اِذَا نَزَلَ بِرَجُلٍ مِّنْكُمْ كَرْبٌ اَوْ بَلَاءٌ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا دَعَا بِهٖ فَفَرَّجَ عَنْهُ ، دُعَاءُ ذِي النُّوْنِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

ترجمہ: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ اگر تم میں سے کسی پر کوئی پریشانی یا مصیبت آ پڑے تو وہ اس چیز کے ذریعے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مصیبت دور کر دے؟ (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا جی ضرور ارشاد فرمائیں) آپ نے ارشاد فرمایا: وہ حضرت ذوالنون یعنی سیدنا یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہی دعا ہے۔ (عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ذکرہ السیوطی فی الجامع الصغیر: 2846، ورواہ الحاکم وصححہ)

اجماع بھی قطعی دلیل ہے اور اس بارے میں مشائخ کا دو باتوں پر اجماع ہے۔

1 سرعتِ اجابت 2 عدمِ تخلّف

آیت کریمہ پڑھنے کا طریقہ:

شفاء العلیل میں مولانا عاشق الٰہی بلندشہری، میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس کے پڑھنے (کے طریقے) میں اختلاف ہے۔سب سے آسان تین طریقے ہیں:

1 اجتماعی شکل میں ایک ہی دن میں سوا لاکھ مرتبہ پڑھے۔اول و آخر سو بار یا چند بار، درود شریف پڑھے پھر دعا کرے۔

2 بارہ ہزار مرتبہ پڑھے اس طرح کہ بارہ دن میں ہر روز بارہ ہزار مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر سو بار یا چند بار، درود شریف پڑھے پھر دعا کرلیا کرے۔

3 بارہ سو مرتبہ پڑھے اس ترتیب سے کہ بارہ دن، ہر روز بارہ سو مرتبہ پڑھے۔اول و آخر چند بار، درود شریف پڑھے پھر اس تسبیح کی برکت سے دعا کرلیا کرے۔

نوٹ جمعیت علماء اسلام پاکستان سیاسی تحریک کی وجہ سے کبھی کبھار مشکلات میں مبتلا ہوتی ہے تو اس وقت کسی مدرسہ والوں سے یہ وِرد کرانا چاہیے۔ بڑے مدارس والوں کے لیے کیا مشکل ہے تقریباً ایک گھنٹہ میں آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔اجتماعی شکل میں سارے مل کر سوا لاکھ مرتبہ پڑھ لیں۔ پھر اس تسبیح کی برکت سے دعا کریں ضرور بالضرور وہ مشکل دور ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ یہ قرآنی نسخہ ہے۔

اگر اجتماعی شکل میں مشکل ہو تو انفرادی شکل میں ایک شخص بارہ سو مرتبہ ہر روز، بارہ دن تک پڑھ لے۔ اول آخر درود شریف سو سو مرتبہ پڑھے یا کم و بیش۔ پھر دعا کرنی چاہیے۔ یہ تو آسان بھی ہے۔ یہ بھی قرآنی نسخہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات اپنے فضل و کرم سے حل فرماویں اور سارے مقاصد آسان اور کامیاب فرماویں اپنے فضل و کرم سے، جیسے آج تک ہر قسم کی مہربانی فرمائی ہے آئندہ بھی ہر قسم کی مہربانی فرماویں، آمین اس کے لیے بھی جس نے آمین کہا۔

اشتہار واجب الاظہار

اس کتاب کے مکمل پڑھنے سے یہ واضح اور مسلّم ہوتا ہے کہ جمعیت علماء اسلام کی سیاسی تحریک دین کا اہم شعبہ ہے لہٰذا ساری دنیا کے مسلمانوں سے عرض ہے کہ اس کتاب کو غور سے پڑھ لیں پھر ہر ملک میں جمعیت علماء اسلام جیسی سیاسی تحریک قائم کریں اور چلائیں۔ حکومتی سطح پر منظور کرا سکیں تو بہت بڑا کارنامہ اور نعمتِ عظمیٰ ہوگی اگر حکومتی سطح پر (منظور کرا کے) نہیں چلا سکتے تو کوئی حرج نہیں علماء کرام پرائیویٹ طریقے سے شروع کریں اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آہستہ آہستہ ترقی ہوگی اور کام منظم اور مؤثر ہوگا پھر علماء کرام خدمتِ دین اور نصرتِ دین، دلیری اور حوصلے سے کر سکیں گے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور امداد اور غلبہ مل جائے گا اور مخالفین، ہدایت یافتہ، مغلوب یا انتقامِ الٰہی کے سزاوار ہو جائیں گے اور دینی مراکز، خانقاہیں، مدارسِ دینیہ، مساجد اور تبلیغی مراکز وغیرہ منہدم اور خراب ہونے سے محفوظ ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جیسا کہ پہلے تفصیل سے جمعیت علماء اسلام پاکستان کی حقیقت، غیبی نصرت اور دین کی حفاظت کا سبب اور نتیجہ قرآنی دلائل سے واضح ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر مملکت میں جمعیت علماء اسلام جیسی سیاسی تحریک قائم و دائم فرماوے کامیابی اور قبولیت کے ساتھ سرفراز فرماویں، آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِيْ اَوَّلِ كَلَامِنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِيْ اَوْسَطِ كَلَامِنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِيْ اٰخِرِ كَلَامِنَا وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؁ مقاصد میں کامیابی اور مشکلات سے خلاصی کا یقینی علاج ہے۔ اکثر لوگ بہت سی مصیبتوں و پریشانیوں میں مبتلا ہیں مثلاً 1 سکون نہ ہونا، پریشان رہنا۔ 2 بلڈ پریشر، دل کی بیماریاں اور بہت سے دوسرے امراض میں مبتلا ہونا۔ 3 رزق کی تنگی ہونا۔ 4 کاروبار میں مشکلات اور مصائب کا پیش آنا۔ 5 نکاح نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہونا (مرد ہو یا عورت)۔ 6 قرض کی وجہ سے پریشان ہونا (اس پر ہو یا اس کا دوسروں پر)۔ 7 کاروبار یا پڑھائی میں دل نہ لگنا۔ 8 غصہ کا غلبہ ہونا۔ 9 ماں باپ، بھائی، عزیز واقارب وغیرہ سے نفرت ہونا۔ 10 گناہوں سے نفرت نہ ہونا۔ 11 دین کی طرف رغبت نہ ہونا۔ 12 جادو یا نظر بد کا اندیشہ ہونا۔ 13 غلط ماحول سے پریشان ہونا۔ 14 دین میں سکون و نورانیت نہ ہونا۔ 15 شیطانی وساوس اور غیر مفید خیالاتِ زندگی سے اتنا بیزار ہونا کہ خودکشی کی طرف طبیعت مائل ہونا.......... وغیرہ وغیرہ۔ اس کا اکسیر اور مجرب علاج یہ ہے۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؁

تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: "نہیں ہے طاقت گناہوں سے بچنے کی لیکن اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت کی مگر اللہ کی مدد سے"

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ **لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** ؁ ننانوے آفات کیلئے علاج ہے۔ جس میں سب سے چھوٹی آفت پریشانی ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ 202)۔

2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ **لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا**

بِاللّٰہِ۝ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ وہ تابعدار بن گیا اور اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ 202)

3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۝ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر 201)۔گناہ سے پرہیز اور عبادت کرنا جنت کے خزانوں میں سے ہے اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۝ کے بکثرت پڑھنے سے گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔

4 حضرت عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں دو مصیبتوں میں مبتلا ہوں، ایک میرا لڑکا کفار نے اغوا کیا ہے اور دوسرا رزق کی بہت زیادہ تنگی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وصیتیں ارشاد فرمائیں۔ایک تقویٰ اختیار کرو، دوسرا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۝ کثرت سے (500 مرتبہ) پڑھا کرو۔انہوں نے دونوں کام شروع کئے۔وہ اپنے گھر ہی میں تھے کہ ان کا لڑکا واپس آ گیا اور اپنے ساتھ سو اونٹ بھی لے کر آیا۔اس طرح تقویٰ اختیار کرنے اور کثرت سے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۝ پڑھنے سے یہ دونوں مصیبتیں ختم ہوگئیں۔(معارف القرآن صفحہ 488 جلد 8)

بندہ ناچیز کا مشورہ یہ ہے کہ زبان پر دنیا کا بہت ذکر کیا اور دنیا کے کاموں کو وقت بہت دیا ہے اور خواہشات میں اپنے آپ کو بوڑھا کرلیا۔آج سے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۝ پڑھنے کے لئے 41 دن تک 24 گھنٹوں میں سے 20،30 منٹ فارغ کرلیں پھر آپ کو احساس ہوگا کہ کاش میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرتا۔میں دنیا کے کاموں کو کام سمجھتا تھا مگر ذکر الٰہی کو کام نہیں سمجھتا تھا۔میں دنیا کے کاموں کیلئے وقت نکالتا تھا ذکر کے لئے وقت نہیں نکالتا تھا۔41 دن کے بعد آپ ذاکر بن جاؤ گے ان شاء اللہ۔اللہ تعالیٰ نے کسی عمل کے بارے میں کثرت سے کرنے کا حکم نہیں دیا لیکن ذکر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (الاحزاب: آیت 41)

یعنی: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ تھوڑا ذکر کرنا منافق کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا (النسآء: آیت 142)

یعنی: منافقین ذکر کم کرتے ہیں۔ موت آنے سے پہلے اس بارے میں سوچنے میں اپنا ہی فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کثیر کی توفیق نصیب کرے، آمین۔

پڑھنے کا طریقہ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ٥ روزانہ 500 مرتبہ پڑھیں اور اس کے اول 100 مرتبہ اور آخر 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر مشکل ہو تو درود شریف اول و آخر پانچ پانچ مرتبہ بھی کافی ہے۔ درود شریف جو بھی یاد ہو پڑھ لیں یا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ٥ پڑھ لیں۔ یہ عمل 41 دن بلا ناغہ کرنا ہے۔ اگر کسی دن ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن ڈبل پڑھ لیں۔ ایک نشست میں زیادہ بہتر ہے مگر ضروری نہیں۔ وضو بھی ضروری نہیں۔ عورت ماہواری کے ایام میں بھی پڑھ سکتی ہے۔ اس کے بعد اس کلام کی برکت سے اپنی حاجات کیلئے دعا کرلیں تو زیادہ بہتر ہے۔ 41 دن پورے ہونے پر اگر اس کے پڑھنے سے بہت زیادہ سکون ملا، دین میں ترقی محسوس ہوئی، گھر میں اتفاق و محبت پیدا ہوئی، غصہ وغیرہ کم ہو گیا، کاروباری حالات میں ترقی محسوس ہوئی اور مخالفین کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ بھی پیچھے ہو گئے ہیں تو اپنے شرعی پیر سے اجازت لے کر اسے مستقل پڑھے۔ آپ اسے باآسانی 15 سے 30 منٹ میں پڑھ سکتے ہیں۔ اگر اپنا مرشد نہ ہو تو شیخ المشائخ امامِ وقت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** نور اللہ مرقدہ کندیاں شریف والے کے خلیفہ (حضرت مولانا) **مُحب اللہ** عفی عنہ لورالائی بلوچستان والے سے موبائل نمبر **0333-3807299 , 0302-3807299** پر اجازت کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان کا منشور

اللہ تعالیٰ کی زمین پر

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں

اللہ تعالیٰ کا نظام وقانون قائم کرنا

WWW.MUHIBULLAH.COM